Al 8/50 70/Al Q
Al 13/960

کٹھ پتلیاں

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی
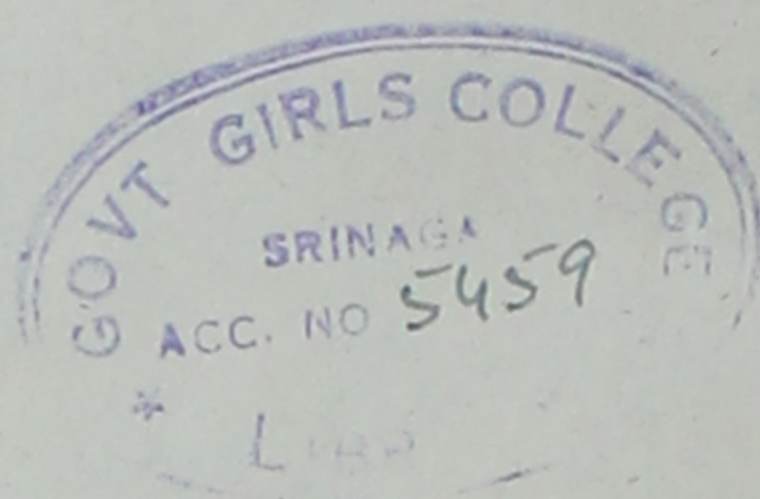
مکتبہ جامعہ
دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ ممبئی
بار اول ۱۵۰۰ قیمت ۸ر
DANISH MAHAL
Bookseller, Lucknow.

اگست ۴۳ء
دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی

GOVT. GIRLS COLLEGE
LIBRARY
ACC. NO ....
SRINAGAR

دیباچہ

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ انسان کی ایک غلطی اُسے اور اُس کے ساتھ دوسروں کو تباہ کر دیتی ہے، اگرچہ اُسی قسم کی غلطیاں بعض دوسرے مواقع پر ایسی ہلاکت کی حامل نہیں ہوتیں ... اس کے علاوہ جب پیالہ ہونٹوں تک پہنچ کر زمین پر گر پڑے اور پاش پاش ہو جائے تو اس میں قسمت کا ہاتھ کسے نظر نہ آئے گا؟ پھر بھی ہزار "شائبۂ خوبیٔ تقدیر" سہی، ہمارے افعال بھی ذمہ داری سے بری نہیں ہو سکتے۔

انھی چند خیالات کا عکس یہ چھوٹی سی تمثیل ہے۔

اشتیاق حسین قریشی

GOVT. GIRLS COLLEGE
SRINAGA
ACC. NO 5459
LIBRARY
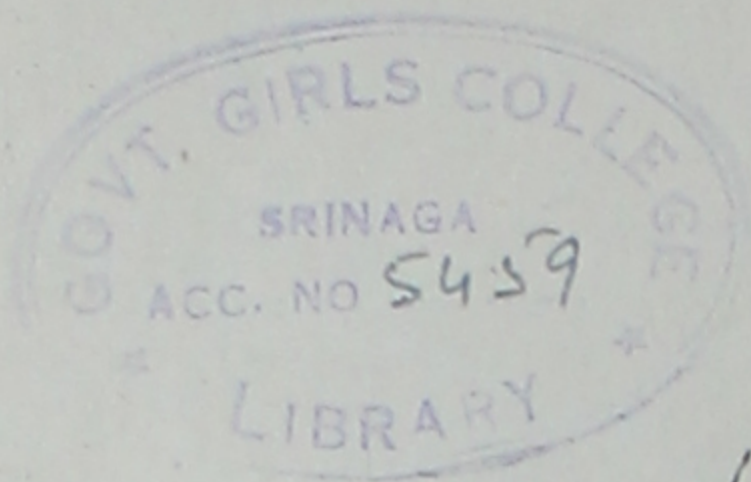
افراد تمثیل

(جس ترتیب میں سامنے آتے ہیں)

شیلا ۔	ایک شریف خاتون
چندو ۔	شیلا اور مدن کا ملازم
وشنو ۔	شیلا کا عاشق
بملا ۔	مدن کی دوسری بیوی
مدن ۔	شیلا کا شوہر
ہردے ۔	بملا کا دوست
تربینی	مدن کا دوست

ایک ملازم ۔

ہوٹل کا ایک ملازم ۔

ہوٹل کا منیجر ۔

پہلی مجلس

(وقت ۔ صبح کے ۹ بجے)

(ہندوستانی وضع کے ایک ایسے مکان کا ایک کمرہ پیشِ نظر ہے جس میں ہمارا متوسط الحال طبقہ رہتا ہے ۔ سامان متکلف نہیں ہے، لیکن قرینہ سے آراستہ ہے اور ہر چیز صاف ہے ۔ ایک طرف ایک تخت بچھا ہے جس پر سفید چاندنی کا فرش ہے، اُس کے قریب ہی پرانی وضع کی ایک بڑی آرام کرسی اور دو تین کرسیاں اور بچھی ہیں، جس وقت پردہ اُٹھتا ہے تو آرام کرسی پر شیلا بیٹھی ہوئی نظر آتی ہے، اس کے چہرہ سے تردّد اور پریشانی کے آثار نمایاں ہیں ۔ اور اس وقت وہ اپنا سر پکڑے ہوئے کچھ سوچ رہی ہے ۔ ذرا دیر میں ایک طرف سے ایک بوڑھا ملازم داخل ہوتا ہے اور شیلا کو غور سے دیکھتا ہے ۔ شیلا چونکہ اُدھر متوجہ نہیں ہے لہٰذا ملازم کے آنے کی اُسے خبر بھی نہیں ہوتی... بالآخر وہ خود اُسے مخاطب کرتا ہے)

چنندو ۔ (اس بوڑھے ملازم کا یہی نام ہے) بہو جی!

شیلا۔ (چونک کر) کون ؟ چندو ؟

چندو ۔ جی ہاں ! بہوجی، آج کیا بات ہے ؟ سر میں درد ہے ؟

شیلا۔ نہیں ! کوئی بات نہیں ۔

چندو ۔ نہیں، کوئی بات تو ضرور ہے ، آپ ایسی نڈھال کیوں ہیں؟ کچھ طبیعت خراب ہے ؟

شیلا۔ نہیں ، چندو ، کوئی بات نہیں ہے !

چندو ۔ بہوجی ! میں نے بابوجی کو اپنی گود میں کھلایا ہے ، وہ میرے سامنے ہی پیدا ہوئے ، میرے سامنے ہی پلے بڑھے اور میرے سامنے ہی شادی ہوئی ، ایشور جانتا ہے کہ مجھے اُن سے اُتنی ہی محبت ہے جیسی اپنے بچّوں سے ہوتی !

شیلا۔ ہاں ، ٹھیک ہے چندو ، مجھے معلوم ہے ۔

چندو ۔ اور بہوجی ! میں نے آپ کو بھی کبھی غیر نہیں سمجھا ، اس گھر میں میں نوکر بن کے نہیں رہا ۔ بلکہ میں سمجھتا رہا کہ یہ میرا ہی گھر ہے...

شیلا۔ ہاں چندو ، سچ کہتے ہو ، میں نے بھی کبھی تمھیں نوکر نہیں سمجھا......

چندو ۔ اسی لئے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ اُداس کیوں ہیں ؟ آپ کو اُداس دیکھ کے میرا دل کڑھتا ہے اور مجھے ہر وقت اُسی کا دھیان لگا رہتا ہے ۔

شیلا۔ کوئی بات نہیں ہے چندو !...... بس یہی سوچتی ہوں کہ

تمہارے بابوجی کی کوئی چٹھی کیوں نہیں آئی ...... مجھے اس کا دھیان رہتا ہے۔

چندو۔ بہوجی، یہ تو کوئی سوچ کی بات نہیں ہے...... کام سے فرصت نہیں ملی ہوگی۔ بڑے شہر کی بات ہے، اور کام ہے زیادہ، اسی وجہ سے چٹھی نہیں آئی۔ کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔

شیلا۔ بھگوان کرے تمہارا خیال ٹھیک ہو!

چندو۔ لیکن بہوجی!... آپ کل سے زیادہ اداس ہیں، کل آپ تماشہ دیکھنے گئیں تھیں، وہاں سے آپ کی طبیعت کچھ خراب ہوگئی... کل رات سے آپ نے کھانا نہیں کھایا ہے... وہاں کیا بات ہوئی؟ میں تو سمجھا تھا کہ آپ بابوجی کو تصویری کام کرتے دیکھ کے خوش ہوں گی.... سارے شہر میں شور مچا ہے کہ ایسی تصویر کبھی نہیں آئی۔ لوگ گھنٹوں پہلے جا کر کھڑے ہوتے ہیں اور بائسکوپ میں جگہ نہیں ملتی.......

شیلا۔ ہاں، ٹھیک ہے، لیکن چندو تمھیں معلوم ہے کہ تصویر کی اتنی دھوم کیوں ہے؟

چندو۔ شہر والے تو یہ کہتے ہیں کہ جس تصویر میں مدن اور بملا مل کر کام کریں گے وہ ایسی ہی ہوگی....

شیلا۔ چندو! میں تمھیں تصویر دیکھنے ساتھ لے گئی تھی.... تم نے دیکھا کہ جب وہ بملا سے بولتے تھے تو اُن کی آنکھوں میں ایک

چمک پیدا ہو جاتی تھی ؟ جب وہ اُس کے ساتھ محبت ظاہر کرتے تھے تو اُن کے چہرہ ، اُن کی آنکھوں ، اُن کی باتوں ، سب سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کھیل میں نہیں ، بلکہ سچ مچ ، محبت میں گرفتار ہیں ۔ اور جو بات زبان سے کہتے ہیں وہ دل سے نکلتی ہے۔

چندو ۔ (ہنس کر) بس اس سے ہی پریشان ہیں ؟ بہوجی ! آپ تو پڑھی لکھی ہیں ، یہ تو میں ناداں بھی سمجھتا ہوں کہ جب کوئی آدمی کسی کھیل میں کام کرتا ہے تو ایسا ہی بنتا ہے جیسے وہ سچ مچ ہی وہ کام کر رہا ہو ! یہی تو بابوجی کا کمال ہے کہ وہ کھیل کو سچ کر کے دکھا دیتے ہیں .... اسی سبب سے تو جس تصویر میں وہ کام کرتے ہیں اُسے دیکھنے کے لئے خلقت ٹوٹ پڑتی ہے اور اسی بات کی تو اُنھیں تنخواہ ملتی ہے۔

شیلا ۔ نہیں چندو ، میں نے اور تصویریں بھی دیکھی ہیں ، میں دھوکا کھانے والی نہیں ہوں ، میں تمھارے بابوجی کو خوب جانتی ہوں .... وہ تصویر میں بملا کے ساتھ جس طرح محبت ظاہر کرتے ہیں اُس طرح اُنھوں نے ساری عمر میں میرے ساتھ کبھی محبت کا اظہار نہیں کیا ، اور چندو ! تم خود بتاؤ کہ جو شخص جس کام کو زندگی میں نہ کر سکتا ہو اُسے تصویر میں کیوں کر کر سکتا ہے ؟ .... چندو ، بابوجی نے یا تو مجھ سے کبھی محبت کی ہی نہیں اور اگر کی تو اب اُس سے زیادہ وہ بملا سے کرتے ہیں ۔

چندو۔ نہیں بہوجی، یہ آپ کا خیال ہے! ایسا نہیں ہو سکتا.... آپ کو وہم ہوگیا ہے، میں بابو جی کو اچھی طرح جانتا ہوں، وہ ایسے آدمی نہیں ہیں کہ آپ کو دھوکا دیں۔

شیلا۔ نہیں چندو، یہ دھوکا دینے کی بات نہیں ہے، یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو بابو جی کے اختیار میں ہوتی.... اگر میرے ساتھ اُنھیں محبت نہ ہوتی تو اس میں بھی وہ مجبور تھے اور اگر بملا کے ساتھ اُنھیں محبت ہوگئی تو وہ اس میں بھی مجبور ہیں۔

چندو۔ بہوجی! آپ ناحق اپنا دل کڑھاتی ہیں ذرا سے وہم کے سبب سے اپنی جاں کے لئے مصیبت لے لینی عقلمندی کی بات نہیں ہے....

شیلا۔ چندو... تم نہیں جانتے، ایک عورت کا دل ایسی باتیں سمجھ سکتا ہے جو تم نہیں سمجھ سکتے... میرا دل پہلے دن سے ہی کھٹکتا تھا، جس دن اُنھوں نے فلم کی نوکری کرنے کا ارادہ کیا اُسی دن سے میرے جی کو جنجال لگ گیا۔ میرا ماتھا پہلے ہی دن ٹھنکا تھا.... اگر اُن کی محبت میں وہ گرمی ہوتی جو ہونی چاہیئے تھی تو میں آنکھیں بند کرکے اُنھیں چلا جانے دیتی، لیکن چونکہ مجھے خود کمی نظر آرہی تھی، اس لئے میرے دل کو برابر کھٹکا لگا رہا۔ جو ہونا تھا وہ ہوگیا، اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہے!

(دروازہ پر دستک ہوتی ہے)

دیکھو کون ہے، یہاں بلا لاؤ۔

چندو۔ اچھا (جاتا ہے)

(شیلا ایک کتاب اُٹھا کر دیکھنے لگتی ہے، اتنے میں وشنو داخل ہوتا ہے۔ وشنو خوب صورت ہے لیکن اُس کی حرکتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت زیادہ حساس اور نہایت قوی جذبات کا انسان ہے)

شیلا۔ کون؟ وشنو! (کھڑی ہو جاتی ہے)

وشنو۔ بیٹھ جاؤ، شیلا! میں بھی بیٹھ جاتا ہوں (بیٹھ جاتا ہے)

شیلا۔ (بیٹھ کر) تم کہاں سے آئے؟ کیوں کر آئے؟ ...

وشنو۔ (ہنس کر) گھبراؤ نہیں ..... میں چور، اُچکا، ڈاکو نہیں ہوں... شریف آدمی ہوں اور شرافت کے ساتھ زندہ رہنا جانتا ہوں.... میں تمھیں کوئی تکلیف نہیں پہنچانی چاہتا..... شیلا! تم خود بتاؤ، میں نے کوئی کام ایسا کیا ہے جس سے تمھیں تکلیف پہنچی ہو؟ یا جو میرے شایانِ شان نہ تھا؟ بولو، جواب دو!

شیلا۔ نہیں، کوئی نہیں،

وشنو۔ پھر تم میرے آنے سے کیوں ڈرتی ہو؟

شیلا۔ کچھ نہیں ..... تم خود .....

وشنو۔ (تلخی کے ساتھ ہنس کر) ہاں، میں بہتر جانتا ہوں..... اگر مُردہ زندہ ہو کر آ جائے تو اُس سے دنیا ڈرتی ہے.... بھوتوں کی صحبت کسی کو اچھی نہیں لگتی ... مُردوں کو چاہیے کہ وہ قبر ہی میں

دفن رہیں، اگر وہ قبر سے نکلتے ہیں، یا مرگھٹ سے اپنی راکھ اور ہڈیاں جمع کر کے اپنا جسم پھر بنا لیتے ہیں تو اُنھیں یہ اُمید نہیں کرنی چاہیئے کہ لوگ اُن سے مہربانی اور تواضع کے ساتھ پیش آئیں گے! ٹھیک ہے نہ شیلا؟

شیلا۔ وشنو! تم مجھ سے کیوں ناراض ہو؟ میں نے تمھیں مُردہ نہیں بنایا ہے... میں تم سے نہیں کہتی کہ دنیا کی ہنسی خوشی چھوڑ دو.... تم مجھے کیوں قصوروار ٹھہراتے ہو؟ اگر تم خود تنہائی کی زندگی بسر کرتے ہو تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟

وشنو۔ کچھ نہیں شیلا! اگر تم نے وعدہ کر کے پورا نہ کیا تو اس میں تمھارا کیا قصور ہے؟ اگر تم نے مجھ سے محبت کر کے دوسرے سے شادی کر لی تو اس میں تمھارا کیا قصور ہے؟ اگر تم نے میرے دل کو پاش پاش کر دیا تو اس میں تمھارا کیا قصور ہے؟ اگر میری زندگی خراب ہوگئی، اگر میرے لئے دنیا تاریک ہے، اگر مجھے کسی چیز میں لُطف نہیں آتا تو اس میں خود میرا ہی قصور ہے.....

شیلا۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں بالکل مجبور تھی، میں اپنے والدین کے کہنے کو کیوں کر ٹال سکتی تھی؟

وشنو۔ ہاں، ٹھیک ہے، لیکن جب تم نے پہلی مرتبہ میرا اظہار اُلفت سُنا تو تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ تم آزاد نہیں تھیں بلکہ اپنے ماں باپ کے حکم کی تابع تھیں...... اُس وقت تم نے میرے محبت کے

جذبات کو کھیل سمجھا، تم نے یہ نہ سوچا کہ میں تباہ ہو جاؤں گا......

شیلا۔ اس وقت تک مجھے یہ نہ معلوم تھا کہ میرے والدین تمھارے ساتھ شادی کی اجازت نہ دیں گے، اگر مجھے یہ معلوم ہوتا تو میں کبھی یہاں تک نوبت نہ پہنچنے دیتی۔

وشنو۔ نہیں شیلا، یہ بات نہیں ہے، تم جانتی ہی نہیں کہ محبت کیا چیز ہے محبت کا پاک جذبہ تمھارے دل میں پیدا ہی نہیں ہوا، تم اس آگ میں کبھی جلیں ہی نہیں...... اگر تمھارے دل میں محبت کی آگ اس طرح بھڑکتی جیسے میرے دل میں بھڑکتی تھی تو تم ہزار ماں باپ کے احکام کو قربان کر دیتیں...... تم نے تو محبت کا نام چوتی دالے ناولوں میں پڑھا تھا، جب میں نے تم سے محبت کا ذکر کیا، تو تمھیں دلچسپی ہوئی اور یہ سوچ کر کہ ناولوں والی بات تمھاری زندگی میں سچی ثابت ہونے والی ہے تم خوش ہوئیں، لیکن جب ماں باپ کا دباؤ پڑا تو تم نے اس کھیل کو چھوڑ دیا...... اس سے تمھیں کیا کہ کسی کی زندگی خراب ہو گئی!

شیلا۔ یہ باتیں ایسی نہیں ہیں جن کا میں تمھیں جواب دوں...... مجھے یقیناً تمھارے ساتھ محبت تھی، لیکن ماں باپ کے کہنے کو ٹال نہیں سکتی تھی، اور جب شادی ہو گئی تو اب میرا فرض ہے کہ اپنے شوہر کی خدمت گزاری اور اپنی وفا شعاری میں فرق نہ آنے دوں...... خیر ان باتوں سے کیا حاصل؟ تم کیا چاہتے ہو؟ مجھے اس بات کا

افسوس ہے کہ میری وجہ سے تمہاری زندگی خراب ہو گئی، اس سے زیادہ میں کیا کر سکتی ہوں؟

وشنو۔ مجھے کیا معلوم کہ تم کیا کر سکتی ہو..... مجھے تو یہ معلوم ہے کہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو کیا کرتا..... ہاں، میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ اگر تمہارے دل میں سچّی محبت ہوتی تو تم کیا کرتیں۔

شیلا۔ بولو، تم ایسی حالت میں کیا کرتے؟

وشنو۔ مجھ سے نہ پوچھو... کیا فائدہ؟ تم جانتی ہو کہ مجھے جھوٹ بولنا نہیں آتا، نہ اپنے جذبات کو چھپانا آتا ہے!

شیلا۔ کوئی ہرج نہیں، میں سچّی بات سننے سے کبھی نہیں ڈرتی۔

وشنو۔ تو سنو.... میں اس محبت پر دس ہزار ماں باپ اور پچاس لاکھ شوہر قربان کر دیتا...... مجھے محبت کے سوا اور کوئی چیز نظر نہیں آتی.... سماج کے بنائے ہوئے قانون، مذہب کی بنائی ہوئی پابندیاں، فلسفیوں کی بنائی ہوئی اخلاقی اُلجھن سب کو محبت کی آگ میں جھونک دیتا اور محبت کا شعلہ ان کو جلا کر بھسم کر دیتا۔

شیلا۔ وشنو! میں تمہارے الفاظ کا مطلب اچھی طرح سمجھتی ہوں۔ تمہاری یہ جراٗت کہ ایک عورت کو اکیلا پا کر اُس سے اس قسم کی باتیں کرتے ہو؟...... تم نے آج تک مجھے سمجھا ہی نہیں.... اگر سمجھتے تو ایسی بات نہ کہتے.....

وشنو۔ میں تو تم سے کوئی بات نہیں کہنی چاہتا تھا...... تم نے خود ہی مجھ سے کہلوائی ...... میں تو جانتا ہوں کہ تم جو کہتی ہو اُس کا مطلب خود نہیں سمجھتیں.. تم نے کہا تھا کہ تم سچی بات سننی چاہتی ہو، اس لئے میں نے تم سے یہ باتیں کہہ دیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم ......

شیلا۔ وشنو، مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو.... خیر، میں اپنے کئے پر پشیمان ہوں، میں نے ناحق تمھاری زبان کھلوائی، آئندہ کبھی تمھیں ایسا موقع نہ دوں گی۔

وشنو۔ ہاں، ٹھیک ہے، میری بھی غلطی تھی کہ بے بُلائے تمھارے ہاں چلا آیا.... اب تم مجھے کبھی اپنے ہاں نہ دیکھو گی..... کسی جگہ پر بھی نہیں دیکھو گی ..... میرا نام بھی نہ سُنو گی، اگر سنو گی تو صرف ایک مرتبہ ..... ایک آخری مرتبہ..... پھر اگر میرے لئے کڑھو گی بھی کبھی میری ضرورت بھی محسوس کرو گی تو میں نہیں ملوں گا..... اچھی بات ہے، شیلا، رخصت..... تم کو مجھ سے نفرت ہے تو میں جاتا ہوں، تمھیں اپنی خودداری، عقلمندی، دوراندیشی مبارک رہے...... (جاتا ہے)

شیلا۔ (ایک لمحہ کے توقف کے بعد جب وہ کمرہ سے چلا جاتا ہے) وشنو! وشنو! وشنو! (وشنو واپس آتا ہے)

وشنو۔ کیا بات ہے؟ جب میں آتا ہوں تو مجھے اپنے مکان سے نکالنا چاہتی ہو.... جب میں جاتا ہوں تو تم واپس بلاتی ہو... یہ

ماجرا کیا ہے؟

شیلا۔ تم مجھے کیسا کمینہ، کیسا نالایق، کیسا بیوقوف سمجھتے ہو!.... سُنو، وشنو، یہ سچ ہے کہ میں نے تمھاری زندگی خراب کی! اب تم اس کی سزا کیا دینی چاہتے ہو؟

وشنو۔ میں تمھیں سزا نہیں دینی چاہتا..... تمھیں اس کی سزا خود ملے گی..... تمھیں اب بھی سزا مل رہی ہے اور جب تک زندہ رہو گی سزا ملتی رہے گی.... نزع کے وقت تک، آخری مرتبہ سانس لینے تک تمھیں اس کی سزا ملے گی۔

شیلا۔ وہ کیا؟

وشنو۔ وہ یہ کہ تم نے محبت کی نعمت کو ٹھکرایا ہے.... عمر بھر تمھیں محبت نصیب نہیں ہوگی..... جس دن میں نے اپنی زندگی کا خاتمہ کرلیا اُس دن کے بعد اگر تم بھیک بھی مانگو گی تو تمھیں محبت نہیں ملے گی.... تمھیں شادی کے بعد سے اب تک محبت کے لئے ترسنا پڑا ہے اور اب بھی ترسو گی.... جو عورت اپنی روح دوسرے کے ہاتھ بیچ دیتی ہے وہ پھر زندہ نہیں مردہ ہو جاتی ہے!

(چندو داخل ہوتا ہے.... اُس کے ہاتھ میں اخبار ہے)

چندو۔ بہوجی، آج کا اخبار آگیا۔

شیلا۔ ادھر لاؤ.... (سرخی پر نظر ڈال کر) ارے، پرماتما! یہ کیا؟

(شیلا کے چہرہ کا رنگ فق ہو جاتا ہے.... اور اُسے پسینہ آجاتا ہے)

چندو۔ بھوجی! بھوجی! کیا بات ہے؟
شیلا۔ کچھ نہیں... کچھ نہیں....

(وشنو لپک کر اخبار لے لیتا ہے اور سرخی کو پڑھتا ہے)

وشنو۔ (چندو سے) تمھارے بابوجی نے بمبئی میں بملا سے شادی
کر لی..... اخبار میں اسی کا ذکر ہے۔

چندو۔ بابوجی نے شادی کر لی! رام! رام!

شیلا۔ افسوس، مجھے جس بات کا ڈر تھا وہی ہوئی، چندو، میں نہ کہتی
تھی..... تمھیں یقین نہیں آتا تھا!

چندو۔ بھوجی، میں کیا جانتا تھا..... یہ اُنھوں نے کیا کیا؟ ہائے، ہائے!

وشنو۔ شیلا! مجھے اگر معلوم ہوتا کہ تمھیں اس قدر تکلیف پہنچنے والی ہے
تو میں تمھیں اتنا برا بھلا نہ کہتا..... مجھے بہت افسوس ہے، بہت
ہی زیادہ افسوس ہے..... لیکن ماں باپ جو شادیاں کرتے ہیں
اُن کے یہی نتیجے ہوتے ہیں اور مدن سے کسی اور بات کی اُمید
بھی نہیں ہو سکتی تھی، اُس کے مزاج میں ہمیشہ سے تلون رہا ہو اور
وہ کبھی ایک بات پر نہیں جم سکتا..... اگر اُس نے تمھیں بھی چھوڑ دیا تو
وہ اپنے مزاج سے مجبور تھا..... وہ شخص جو تم جیسی بیوی کو چھوڑ کر
ایک معمولی ناچنے والی، فلم میں کام کرنے والی عورت سے شادی
کر لے اُس کی فطرت میں کچھ خرابی ہے۔

شیلا۔ وشنو، خاموش رہو..... تم ہمیشہ یہ کہتے رہے ہو کہ مجھے

تکلیف نہیں پہنچانی چاہئے ..... ایسے موقع سے فایدہ نہ اُٹھاؤ،
ذرا اپنی زبان کو قابو میں رکھو ..... میرے سامنے میرے شوہر کو بُرا
نہ کہو ..... اُنھوں نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے، میری ناقدری کی
ہے تو یہ معاملہ میرے اور اُن کے درمیان ہے ..... میں تمھاری
زبان سے اُن کی بُرائی نہیں سننی چاہتی .....

وشنو۔ بالکل ٹھیک ہے، سننی بھی نہیں چاہیئے، اس لئے کہ تم نے
سماج کی پوجا کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے اور چونکہ سماج اُن
عورتوں کی تعریف کرتا ہے جو اُس کے غیر فطری قوانین پر اپنی جان
اور اپنی خوشی کو قربان کردیں، اس لئے تم اس کے خلاف کیوں کر
کرسکتی ہو؟ سماج نے ہر شوہر کو ظلم کا حق دیا ہے اور ہر عورت کا
فرض ہے کہ وہ اس پر بھی شوہر کی تعریف کرے، اس لئے تم
بھی یہی کرو ..... بیوقوف عورت! تجھے کس دن سمجھ آئے گی؟
اور اپنے نفع نقصان کو کس دن سمجھے گی؟

شیلا۔ میں اپنے نفع نقصان کو اچھی طرح سمجھتی ہوں ..... وشنو! مجھے
افسوس ہے کہ تم مجھے سمجھنے سے بالکل قاصر ہو ..... چندو!

چندو۔ سرکار!

شیلا۔ میں آج ہی رات کو بمبئی جاؤں گی ... میرا سامان درست کردو۔

وشنو۔ تم بمبئی جا کر کیا کروگی؟ ... ذلیل ہونے سے کیا فائدہ؟

شیلا۔ اس میں کوئی ذلت نہیں ہے ... میں اُن کی بیوی ہوں.....

میں جاکر اُن کے پاس رہوں گی ... یہ نہیں ہو سکتا کہ میں ایسے نازک
زمانہ میں اُنھیں چھوڑ دوں اور اپنی یادِ اُن کے دل سے بالکل محو
ہو جانے دوں ....

چندو۔ سرکار آپ کے ساتھ جائے گا کون ؟ اکیلی تو جا نہیں سکتیں ؟

شیلا۔ چندو، میں تمھیں لے جاؤں گی ..... تم سمجھ دار ہو اور وفادار ....
تمھارا ان کے اوپر اثر بھی ہے .. تمھیں دیکھ کر کچھ تو شرمائیں گے
اور پھر تم سے بہتر ساتھ جانے کے لئے کون ہے ؟ !

وشنو۔ شیلا، اگر تم مان جاؤ تو ایک بات کہوں ... تمھارے ہی فایدہ کی
ہے ۔

شیلا۔ کیا ؟ کہو !

وشنو۔ میں تمھارے ساتھ چلوں گا ۔ چندو بمبئی سے واقف نہیں ہے،
میں بمبئی کو اچھی طرح جانتا ہوں ، خدا جانے کیا موقع پیش آئے، کیا
واردات ہو ۔ چندو کو بھی لے لو، کوئی حرج نہیں ہے ، لیکن میرا
جانا ضروری ہے .....

شیلا۔ نہیں وشنو ! میں اپنے اور ان کے معاملہ میں تمھیں نہیں ڈالنا چاہتی
... تمھارا جانا مناسب نہیں ہے ، ہزار منہ ہزار باتیں !

وشنو۔ خیر تمھارے ساتھ نہ سہی ، میں بھی جاؤں گا بمبئی ضرور !

شیلا۔ نہیں، تم نہ جانا ..... کم سے کم میری وجہ سے نہ جانا .... اگر
تم گئے تو مجھے نقصان پہنچے گا ۔

وشنو - اچھی بات ہے، میں تمھارے ساتھ نہیں جاؤں گا.....

شیلا - چندو چلو اسباب باندھو..... اچھا وشنو رخصت

وشنو - اچھی بات ہے، میں جاتا ہوں -

(وشنو باہر جاتا ہے، چندو اور شیلا دوسری طرف مکان کے دوسرے کمرہ میں جاتے ہیں)

(پردہ)

دوسری مجلس

(پہلی مجلس کے چار دن بعد، رات کو ۹ ½ بجے)

(بمبئی کے شہر میں ایک نہایت مکلف مکان کی نشست گاہ، سامان نہایت قیمتی ہے اور بالکل نیا، وضع بھی بالکل جدید ہے، اس میں ایک طرف ایک چھوٹی سی میز پر نقل و نوش کا کچھ سامان رکھا ہے...... وسط میں ایک سوفے پر بملا بیٹھی ہے، اس کے سامنے ایک چھوٹی سی میز بچھی ہے۔ اس کمرہ میں پہلے بملا داخل ہوتی ہے اور گلدان کے پھولوں کو ذرا درست کرتی ہے..... اتنے میں مدن، ترببنی اور ہردے داخل ہوتے ہیں، برابر کے کمرہ میں برج کا کھیل ختم کر کے آئے ہیں..... تربینی کے ہاتھ میں اسکور بورڈ ہے....... اسکور کے متعلق ہی گفتگو کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں اور یکے بعد دیگرے بیٹھ جاتے ہیں.... ایک گوشہ میں بملا اور ہردے اور تقریباً درمیان میں مدن اور دوسری طرف تربینی....)

تربینی۔ واہ، ہردے، سات اور ایک نو تمہارے حساب میں ہوئے ہوں گے۔

ہردے۔ کیا بک رہے ہو؟ سات اور ایک، نو۔ میں نے سات اور ایک نو کہاں جوڑے ہیں؟.....

تربینی۔ یہ دیکھو..... دو یہ، اور دو، چار، چار اور تین سات، اور ایک یہ آٹھ... آٹھ ہی تو ہوئے؟ یہ تم نے کہاں سے لکھ لئے؟

ہر دے۔ بات یہ ہے کہ عقل تو تمھیں دور ہی سے سو سلام کرتی ہے...... پاس تو آ نہیں سکتی، اس لئے کہ تم اس کے پیچھے ڈنڈا لئے پھرتے ہو۔

مدن۔ بھئی تربینی نے حساب تو صاف سُنا دیا، آٹھ ہی ہوتے ہیں.... تم صفائی پیش کرو..... نو کیوں کر ہوئے؟

ہر دے۔ تم کچھ تربینی سے کم تھوڑی ہو..... ارے بھئی اس سے پہلے بھی تو کچھ تھا؟ یا خالی سیکڑے ہی جوڑ لئے؟ وہاں بھی تو دیکھو...... پانچ اور تین آٹھ، آٹھ اور تین گیارہ، گیارہ اور تین چودہ، چودہ کے چار اور حاصل لگا ایک، اس ایک کو تربینی کھا گئے اور مجھے بیوقوف بتاتے ہیں.....

تربینی۔ ہاں بھئی یہ تو ٹھیک ہے..... اس حاصل کے ایک کا میں نے خیال نہیں کیا۔

مدن۔ اور مجھے بھی بیوقوف بنوایا! بھئی تم تو محض فلسفی ہو!

ہر دے۔ مدن، تمھیں چاہئے کہ ہمیشہ عقلمند آدمیوں کا ساتھ دیا کرو.... جس آدمی کے پاس اپنی گرہ کی نہ ہو اُسے ہمیشہ عقلمندوں کی ہاں میں ہاں ملانی چاہئے۔

مدن۔ اچھا، اب شیخی مت بگھارو، اسکور بتاؤ.....

ہر دے۔ نو پائنٹ ہمارے اور سات ان کے، دو پائنٹ سے جیتے!

مدن ۔ بس کل دو پائنٹ سے ...... اتنی محنت کی اور کل دو پائنٹ ....
بملا ۔ اور کیا دس میں سے جیتتے ... میرے پاس پتے اچھے نہیں آئے
تھے ، اگر اچھے پتے آتے تو دیکھتی کہ کیوں کر جیتتے .....
مدن ۔ پتے تو میرے پاس بھی اچھے نہیں آئے ، البتہ ہردے کے پاس
اچھے آئے تھے ۔ میرے پاس تو کبھی اچھے پتے آتے ہی نہیں ....
جانے کیا بات ہے !
تریمنی ۔ آئیں کہاں سے ؟ تم نے وہ مثل تو سُنی ہوگی .....
مدن ۔ ہاں ، ہاں .... وہی ، جس کی تاش میں قسمت اچھی ہوتی ہے اُس کی
محبت میں بری ، اور جو محبت میں نصیبہ والا ہوتا ہے اُس کی تاش
میں قسمت اچھی نہیں ہوتی محبت میں تو میں بڑے نصیبے والا ہوں ....
بملا جیسی بیوی جسے مل جائے اُسے اور کیا چاہیئے ؟ .....(اٹھ کر
جاتا ہے اور نقل کا سامان سب کو پیش کرتا ہے)
بملا ۔ ذرا سگریٹ اُٹھا کر مجھے دے دینا .....
ہردے ۔ (اپنا سگریٹ کیس نکال کر) یہ حاضر ہیں !
بملا ۔ آپ کیوں تکلیف کریں ، وہ دے دیں گے .... (مدن سے ذرا
آواز سے) وہ ڈبا ذرا اُٹھا دینا .....
ہردے ۔ آپ ناحق تکلف کرتی ہیں .... دیکھئے تو یہ نئے سگریٹ ہیں ، بازار
میں ابھی آئے ہیں ، ذرا ان کا تجربہ تو کیجئے .....
بملا ۔ بہت اچھا ، شکریہ ، ایک سگریٹ لیتی ہے ، ہردے دیا سلائی

سے اس کے سگریٹ کو روشن کرتا ہے) ......

مدن ۔ (ترببنی سے) کچھ پیوگے ؟

ترببنی ۔ (ہنس کر) کیا پلاؤگے ؟ .... وہی شربت، یا قہوہ .... بہت بڑھے تو کوکو .... ایسی چیزوں سے ہماری پیاس نہیں بجھتی ......

ہرد سے ۔ تم بھی بولو، کیا پینا چاہتے ہو؟ ..... مدن کی مہماں نوازی کا تمھیں پورا علم نہیں ہے، ورنہ ایسی باتیں نہ کرتے ......

ترببنی ۔ بھئی واہ ..... یہ خواہ مخواہ ..... یعنی وہ تو کچھ کہتے نہیں، آپ وکالت کیئے جاتے ہیں ..... آخر آپ کون ہیں ؟ صاحب خانہ کے پرائیویٹ سکرٹری ؟! ..

مدن ۔ بھئی لڑتے کیوں ہو ؟ کیا چاہیے، کچھ بولو تو ..... یوں ہیچوں میں باتیں کرنے سے کیا فائدہ ؟ صاف کیوں نہیں کہتے ؟

ترببنی ۔ بھائی، بات یہ ہے کہ ہماری پیاس تو وہسکی کے بغیر بجھتی نہیں اور تم کبھی پلاتے نہیں ۔

مدن ۔ بس اتنی بات تھی ؟ یہ کیا مشکل ہے ؟ (زور سے) کوئی ہے ؟

آواز ۔ حضور ۔

مدن ۔ یہاں آؤ ۔

آواز ۔ بہت اچھا حضور ۔

(ملازم داخل ہوتا ہے اور مودب کھڑا ہو جاتا ہے)

مدن ۔ دیکھو .... سوڈا اور وہسکی لاؤ ......

ملازم - بہت اچھا حضور! سب صاحبوں کے لئے؟

مدن - (بملا سے) تم پیوگی؟

بملا - ہاں، ذرا سی (ملازم سے) دیکھو چھوٹا پیگ!

ملازم - بہت اچھا! (بملا سے) حضور آپ کے لئے؟

بملا - ہاں، دیکھو ایک سوئیٹ مارٹینی

ملازم - بہت اچھا! (جاتا ہے)

ہرڈے - بھئی مدن تم تو چھپے رستم نکلے..... ہم تو یہی سوچتے تھے کہ
تم نہیں پیتے ہو، اب معلوم ہوا کہ تمہیں بھی شوق ہے!

بملا - اجی کہاں پیتے تھے.... میں نے بڑی مشکل سے شروع کرائی
ہے.... ایسی محنت کا کام، دن رات کا چکر، سردی کا موسم،
اور یہ یوں ہی چار پر بسر کرتے تھے.... میں نے سمجھا بجھا کر انھیں
آمادہ کیا ہے.... یہ تو آمادہ ہی نہیں ہوتے تھے....

ترِبلینی - بات یہ ہے کہ اس کے بغیر آدمی سوسائٹی میں نہیں مل سکتا...
نہ کسی کے پاس جا سکتا ہے۔ نہ کسی کو بلا سکتا ہے!

(ملازم داخل ہوتا ہے.... پہلے بملا کو اور پھر دوسروں کو شراب
دیتا ہے اور سوڈے کی بوتلیں کھول کر گلاسوں میں ڈالتا ہے)

ترِبلینی - بھئی، ایسا موقع کب کب آتا ہے... یوں ہی نہیں پینی چاہیئے۔

ہرڈے - ہاں ٹھیک ہے.... مسز مدن کا جام صحت!

ترِبلینی - مسٹر اور مسز مدن دونوں کا جام صحت!

مدن ۔ اور مہمانوں کا۔

(سب پیتے ہیں) (ملازم چلا جاتا ہے)

تربینی ۔ اب ذرا بدن میں گرمی آئی ہے، ذرا رگوں میں خون دوڑا ہے.... یوں ہی بیٹھے ہوئے تھے جیسے جنم اشٹمی کا برت رکھا ہو.... بھئی، سچی بات تو یہ ہے کہ شراب کے بغیر زندگی خراب ہے!

(اتنے میں باہر سے آوازیں آتی ہیں)

ملازم ۔ آپ بغیر اطلاع کے نہیں جا سکتیں۔

شیلا ۔ چپ رہو، نہیں جا سکتی؟ دیکھو یہ جاتی ہوں۔

(سب کی توجہ اُدھر منتقل ہی ہوتی ہے کہ شیلا داخل ہوتی ہے)

شیلا ۔ معاف کیجئے گا کہ میں بے اطلاع کے داخل ہو گئی، لیکن میں یہاں آنے کی حقدار ہوں اور یہ میرا مکان ہے....

مدن ۔ (جو شیلا کے آنے سے حیران رہ گیا ہے، ذرا دیر کے بعد) شیلا! تم یہاں؟ اس وقت؟

شیلا ۔ جی ہاں، میں ہی ہوں، زندہ .... آپ حیران نہ ہوں....

بملا ۔ تم کون ہو؟ جو اس طرح میرے مکان میں یکایک آ کودیں۔

شیلا ۔ یہ مکان میرا بھی اس قدر ہے جتنا آپ کا ہے، اس لئے مجھے اجازت لینے کی ضرورت نہ تھی....

بملا ۔ میں اس کا مطلب نہیں سمجھتی... تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟

ہیرو ۔ اجی کوئی دیوانی ہو گی!

شیلا ۔ نہیں، میں دیوانی نہیں ہوں ... میری کوئی بات دیوانوں کی سی ہے؟
تربینی ۔ دیوانہ کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ دیوانہ ہے ... خیر تم ہو کون ؟
شیلا ۔ (مدن کی طرف دیکھ کر) تم خاموش کھڑے ہو ..... کیا تم بھی مجھے
نہیں پہچانتے ؟ یا پہچان کر انجان بنتے ہو ؟
بملا ۔ (مدن سے) بولتے کیوں نہیں ؟ یہ عورت کون ہے ؟
مدن ۔ (ذرا سے توقف کے بعد) میں نہیں جانتا ..... کوئی دیوانی ہے !
شیلا ۔ میں دیوانی ہوں ؟ ہاں سچ ہے، میں ہی دیوانی ہوں، اگر دیوانی
نہ ہوتی تو یہاں کیوں آتی ؟ لیکن میری دیوانگی کا سبب تم ہو .....
تمھاری وجہ سے میں دیوانی ہوں ... میری دیوانگی کو یہ ماتما
خوب جانتا ہے !
ہردے ۔ (شیلا سے) دیوی جی ! آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے .... یہ آپ
کسی اور گھر میں آگئیں ...... یہ تو ......
شیلا ۔ کیا یہ مدن کا گھر نہیں ہے ؟ کیا مدن کو ہندوستان کا ایک ایک
بچہ نہیں جانتا ؟ کیا جس شخص نے بھی سنیما دیکھا ہے اُس نے مدن کا
نام نہیں سُنا ؟ اُن کی صورت نہیں دیکھی ؟ اُن کی آواز نہیں سُنی ؟ .....
تربینی ۔ معلوم ہو گیا ! آپ کو اُن کی تصویریں دیکھ کر اُن کے ساتھ محبت
ہو گئی ہے ...... دیوی جی، آپ کا خیال غلط ہے، مدن رنگین
مزاج نہیں ہیں، بملا ان کی بیوی ہیں اور ان دونوں کی حال ہی میں
شادی ہوئی ہے اور دونوں بڑی محبت کے ساتھ رہتے ہیں .....

آپ اس بنے بنائے کھیل کو کیوں بگاڑتی ہیں ؟

شیلا۔ (مدن کی طرف متوجہ ہو کر) کیا تمھارا یہ فرض نہیں ہے کہ مجھے بے عزتی سے بچاؤ ؟ کیا تم پر میری حفاظت فرض نہیں ہے ؟ کیا ان لوگوں کے دل میں میری طرف سے جو غلط فہمی پیدا ہوئی ہے اُسے دور کرنا تمھارے لئے ضروری نہیں ہے ؟

مدن۔ شیلا ! سنو، تم نے میری خوشی کو برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی .... میرے دل کا مندر بہت دن کے بعد محبت کے دیوتا نے آباد کیا تھا، تم اُسے بگاڑنے کے لئے آگئیں، مجھے بہت دن کے بعد زندگی کی ایک شریک ملی تھی، تم اُسے مجھ سے چھڑانا چاہتی ہو .... تم میری دشمن ہو اور مجھ سے ہمدردی کی امید رکھتی ہو۔

شیلا۔ تم یہ نہیں سوچتے کہ میرے دل کا مندر اُجڑ رہا ہے ؟ تمھیں یہ نہیں نظر آتا کہ میرا سہاگ خاک میں مل رہا ہے .... تمھیں یہ نہیں دکھائی دیتا کہ تم اپنی خود غرضی کے سبب سے میری زندگی تباہ کر رہے ہو .... ذرا دل میں خود انصاف کرو، میں نے کسی دن محبت میں کمی کی تھی جس کی یہ سزا دے رہے ہو ؟ کسی دن بیوفائی کی تھی جس کا یہ صلہ مل رہا ہے .... میں تم سے بھیک مانگنے نہیں آئی تھی، اپنا حق مانگنے آئی تھی !

تربینی۔ یہ عورت تو دیوانی نہیں معلوم ہوتی ....

بملا۔ تم ہو کون ؟ کچھ تو پتہ بتاؤ .... (مدن سے) تم ہی کچھ بولو !

مدن ۔ (شیلا سے) تم ایک سنگ دل مہاجن ہو جو اپنا قرضہ وصول کرنے پر
تلا ہوا ہے، تم ایک یہودی ہو جو اپنے روپیہ کے بدلہ میں انسان
کے دل کے پاس کا گوشت کاٹ کر اپنے انتقام کی آگ بجھانی
چاہتا ہے ...... یہ ہو تم، اگر سچ پوچھو، تو، تم حق اور انصاف کا
جامہ پہن کر ایک بیکس، محبت کے مارے ہوئے انسان کو ستانا۔
ستانا نہیں، مٹانا چاہتی ہو!

شیلا ۔ تم سچ کہتے ہو، میرا قصور ہے .... میں ناحق آئی، میں تمہیں معاف
کرتی ہوں ..... میں رخصت ہوتی ہوں ..... تم مجھے معاف
کر دو ..... ہنسی خوشی کے ساتھ زندگی گذارو اور مجھے بھول جاؤ....
لیکن میں جانتی ہوں، میرا دل یہ کہتا ہے کہ تمہیں ایک دن میری
ضرورت پڑے گی، جس دن میری ضرورت ہو اُس دن مجھے یاد
کر لینا، میں آکر تمہاری خدمت کروں گی ..... پرماتما کرے وہ دن
کبھی نہ آئے کہ تم میرے محتاج ہو، لیکن جس دن تمہیں میری ضرورت
ہو اُس دن تم مجھے بلا بھیجنا .... میں تمہاری داسی ہوں، داسی کا کام
ہے سیوا، تمہاری کنیز ہوں، کنیز کا کام ہے خدمت .... جس دن
خدمت کی ضرورت ہو مجھے بلا بھیجنا۔
اچھی بات ہے، رخصت! (جاتی ہے، کچھ دیر خاموشی رہتی ہے)

بملا ۔ یہ کیا قصہ تھا؟ کیا بات ہے؟

نرملا ۔ اوائل عمر کی حماقت؟ کیا اس سے تم نے شادی کا وعدہ کیا تھا؟

مدن ۔ نہیں ....

بملا ۔ یہ تو اس کی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ تم اُسے بہت اچھی طرح جانتے ہو۔

مدن ۔ ہاں ، میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔

ہرڈے ۔ اجی آپ اس کا کچھ خیال نہ کیجیے ، انسان کی زندگی میں ایسے واقعات پیش آہی جاتے ہیں !

بملا ۔ مدن ! دیکھو ، تم مجھے یہ قصہ پوری طرح بتا دو ۔

تربینی ۔ اچھا ، اب ہمیں تو اجازت دیجئے ۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو بیوی کو دوستوں کے سامنے نہیں بتائی جا سکتیں ۔

ہرڈے ۔ بالکل درست ہے ، ہمارا رخصت ہونا ہی بہتر ہے ..... ایک بات ہے مدن ، اس واقعہ کا میں کسی سے ذکر نہیں کروں گا ..... تربینی ، تم بھی خیال رکھنا ۔

تربینی ۔ نہیں ، تم نے مجھے بچہ سمجھا ہے ؟ اچھا تو خدا حافظ !

مدن ۔ خدا حافظ !

ہرڈے ۔ کیسی اچھی صحبت خراب ہوئی ہے ، خدا جانے کم بخت کہاں سے آگئی ! اچھا بھئی مدن اور مسز مدن ..... آداب عرض !

(دونوں جاتے ہیں ، مدن جا کر سوفے پر بیٹھتا ہے)

بملا ۔ (قریب آکر) یہ عورت کون تھی ؟ تم اسے کیوں کر جانتے ہو ؟

مدن ۔ تم کیوں پوچھتی ہو ؟ کیا فائدہ گڑے مُردے اُکھاڑنے سے ؟ تمھیں کچھ فائدہ ہوگا ؟ اگر میری زندگی کا کوئی ناگوار واقعہ تمھیں معلوم ہو جائے

تو اس سے کیا حاصل ؟

بملا - زندگی کا ناگوار واقعہ ؟..... لیکن تم نے شادی سے پہلے مجھے تمام واقعات کیوں نہیں بتا دیئے ؟ تم نے مجھے دھوکے میں کیوں رکھا ؟

مدن - بملا، مجھے تم سے اتنی محبت ہے کہ میں تمہیں حاصل کرنے کے لئے ہر قربانی کر سکتا تھا..... اگر میں نے تمہارے سبب سے تمہیں حاصل کرنے کے لئے، کوئی واقعہ چھپا رہنے دیا تو تم معاف نہیں کر سکتیں ؟

بملا - کیا تمہیں میری محبت پر اتنا اعتماد نہ تھا کہ مجھے سارا قصہ سنا دیتے ؟

مدن - بملا، ایسا انسان کون ہوگا جو اپنی تمام زندگی کو دوسروں کے سامنے پیش کر دے ؟ جو روح کی تاریکی کی عمیق سے عمیق گہرائی پر دوسروں کی نظر پڑنے دے ؟ بملا، اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو میرے گناہوں، میری کوتاہیوں سے تمہیں کیا غرض ؟

بملا - مجھے غرض ہے، اور ضرور غرض ہے.... میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ تم نے اس عورت پر کیا ظلم کیا ہے.... میرے اختیار میں اگر اُس کے ساتھ انصاف کرنا ہوا تو میں ضرور کروں گی.... اُس کی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مظلوم ہے..... میں یہ نہیں دیکھ سکتی کہ تم دوسری عورت پر ظلم کرو.... اس لئے سب مجھے سارا واقعہ بتا دو۔

مدن - تم پوچھ کر رہو گی ؟

بملا - ہاں، ضرور، بالضرور۔

مدن - تو سنو.... جوانی کے شروع ہوتے ہی میں جس شہر میں رہتا تھا،

بلکہ جس محلہ میں میرا گھر تھا، وہیں یہ لڑکی بھی رہتی تھی.... ہم دونوں بچپن میں ساتھ کھیلے تھے.... لڑکپن میں میں نے جانے اس بھلی مانس سے کیا کہہ دیا کہ یہ مجھ سے محبت کرنے لگی اور یہ سمجھنے لگی کہ میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں.... کچھ دن تو یہ بات مذاق میں ٹلتی رہی اور میں اسے دل لگی سمجھتا رہا، لیکن جب میں نے دیکھا کہ قصہ ذرا خطرناک ہوتا جاتا ہے تو میں نے اس سے صاف صاف کہہ دیا اور اپنا مکان چھوڑ کر یہاں چلا آیا.... اسے خدا جانے کیسے پتہ چل گیا کہ یہ کم بخت یہاں بھی آن کودی.... یہ ہے ساری داستان، میں اس کا ضرور قصوروار ہوں کہ اس کے دل میں غلط فہمی پیدا ہونے دی ورنہ اور کچھ بھی نہیں ہے......

بملا ۔ مدن! تم سمجھتے ہو کہ میں بھی شیلا کی طرح بیوقوف ہوں؟ میں نے دنیا دیکھی ہے.... تم مجھ سے جھوٹ نہ بولو!

مدن ۔ یہ جھوٹ نہیں ہے، بملا!

بملا ۔ میں خوب جانتی ہوں.... یہ عورت تمہاری بیوی ہے... اس ملک میں صرف بیوی ہی یہ کہہ سکتی ہے کہ اسے مکان میں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا، اس لیئے کہ شوہر کا مکان اس کا مکان ہے اور اس میں داخل ہونا اس کا حق ہے... پھر داسی، سیوا، کنیز، خدمت کے لفظ صرف ایک خدمت گزار بیوی ہی استعمال کر سکتی ہے... تم نے دو عورتوں کو دھوکا دیا۔ ایک اس غریب کو اور ایک مجھے.... تم..

مدن ۔ بس بملا ، پرمیشور کے لئے رحم کرو ...

بملا ۔ تم نے اُس پر رحم کیا ؟ یا مجھ پر رحم کیا ؟ تم رحم کی درخواست کرتے ہو ، تم .... کہ جس میں اتنی جرات نہیں ہے کہ اپنی بیوی کو بیوی بتا سکو... اُسے غیروں کے طعنوں سے بچا سکو .... وہ دکھیا جانے کہاں کا سفر کر کے آئی ہوگی تم نے اُسے ذرا دیر کے لئے مہمان بھی نہ رکھا... تم نے اُس کی آؤ بھگت تو در کنار ، یہ مانا بھی نہیں کہ وہ تمھاری بیوی ہے ..... اور اس کی شرافت کو دیکھو کہ اُس نے صرف تمھیں خوش رکھنے کے لئے اپنے حق کو چھوڑ دیا ... یہ ظاہر تک نہ کیا کہ وہ تمھاری بیوی ہے ... وہ عورت ، عورت نہیں ہے ، دیوی ہے ...... جب تم نے اُس کی قدر نہیں کی تو میری قدر کیا کرو گے .... میں تو ایک معمولی ایکٹرس ہوں ، میرا دھرم عیش و عشرت ہے ، میری زندگی راحت و آرام ہے .....

مدن ۔ بملا ۔ تم نہیں سمجھ سکتیں ..... وہ دیوی مجھ گناہگار کے دکھ کی دوا نہیں بن سکتی ..... مجھے ایک ساتھی چاہئیے ، دیوی نہیں چاہئیے .... میں بیوی کے ساتھ خوش رہنا چاہتا ہوں ، اُس کی پرستش نہیں کرنی چاہتا نہ اپنی پرستش کرانی چاہتا ہوں ..... پرماتما کے لئے تم مجھے ذلیل نہ سمجھو !

بملا ۔ نہیں ، میں تمھیں کیوں ذلیل سمجھوں گی ..... تمھارے پاس شہرت ، دولت ، حسن ، سب کچھ ہے ، مجھے اس سے بڑھ کر کیا چاہئیے ؟ ذلیل تو وہ سمجھے جو خود بہت ارفع ہو ..... میں تمھیں ذلیل نہیں سمجھتی ۔

......لیکن، ہاں، مجھے تمہارے متعلق جو غلط فہمی تھی، میں جو تم سے ڈرتی تھی، وہ بات جاتی رہی۔ اچھا اب چلتے ہو؟

مدن۔ بملا، تم چلو میں ابھی آتا ہوں۔

بملا۔ اچھی بات ہے، دیر نہ لگانا۔

مدن۔ اچھی بات ہے (بملا جاتی ہے) (آواز سے) کوئی ہے؟

(ملازم داخل ہوتا ہے) ملازم۔ حضور!

وہسکی کی بوتل لا کر رکھ دو...... اب تک تو کم پیتا تھا...... اب اپنے سارے رنج بھلانے کے لئے...... شیلا کے ساتھ بے انصافی کو بھولنے کے لئے، بملا کا غصہ بھولنے کے لئے جی کھول کے پیوں گا...

ملازم۔ حضور؟!...

مدن۔ کچھ نہیں، تم دیر نہ لگاؤ جلد لاؤ۔

(ملازم جاتا ہے، مدن کرسی پر بیٹھ جاتا ہے...... تھوڑی دیر میں ملازم داخل ہوتا ہے اور مدن جی کھول کر پیتا ہے۔ اس اثنا میں پردہ گرتا ہے)۔

-×-

تیسری مجلس

(دوسری مجلس کے تین مہینہ بعد۔ تقریباً ۹ بجے شب)

(وہی کمرہ ہے جو پچھلی مجلس میں تھا..... صرف فرق یہ ہے کہ تاش کھیلنے کا سامان نہیں ہے، جس وقت پردہ اٹھتا ہے تو بملا اور ہردے داخل ہوتے ہیں)

بملا۔ (اپنا ہینڈ بیگ ایک طرف پھینک کر) میں تو بالکل تھک گئی۔

ہردے۔ بیٹھ جاؤ، ذرا آرام کرلو (بملا اس طرح بیٹھتی ہے کہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہت تھک گئی ہے)..... تمھیں پرماتما نے صرف آرام کرنے کے لئے بنایا ہے۔

بملا۔ کہتے تو سچ ہو..... میرا جی محنت مشقت سے گھبراتا ہے..... لیکن کیا کروں، کام تو کرنا ہی پڑتا ہے..... کام نہ کروں تو.....

ہردے۔ تمھیں کام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ پرماتما نے باغ کے پھولوں کو کام کرنے کے لئے نہیں بنایا..... ایک خوب صورت عورت کو کام کرنے سے کیا واسطہ؟

بملا۔ ہاں سچ کہتے ہو..... لیکن خوب صورت عورتوں کا کام کون کردیا کرے؟ باغ میں تو ایک پھول کو ہل کر دوسرے کے پاس جانے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی..... اُن کا تو پیغام تک تیتریاں یا شہد کی

کھیاں لے جاتی ہیں، لیکن عورتیں بیچاری تو انسان ہیں، انھیں اپنا
کام تو خود ہی کرنا پڑتا ہے۔

ہردے۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ وہ کون سا کام ہے جو تمھیں کرنا ضروری ہے!
خود مدن کو اتنی تنخواہ ملتی ہے کہ خرچ کرنے میں نہیں آتی، پھر تمھیں
کام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

بملا۔ ہردے، بس تم اتنا ہی تو نہیں سمجھتے.....

ہردے۔ اچھا تو پھر تم ہی سمجھا دو.....

بملا۔ میں فلم میں روپیہ کے لئے کام نہیں کرتی..... اگر وہ ایک پیسہ تنخواہ
کا نہ دیں تو بھی میں کام کروں..... مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ قصبہ
قصبہ، شہر شہر، میری شہرت ہے..... بچہ بچہ مجھے جانتا ہے
..... من چلے نوجوان خط لکھتے ہیں، ہزاروں مجھ پر بن دیکھے فریفتہ
ہیں..... بس میرے دل کو تو یہی چاہیئے.....

ہردے۔ تمھارا دل ایک آدمی کی محبت سے سیر نہیں ہوتا؟

بملا۔ (ہنس کر) ہردے! تم بالکل ناسمجھ ہو..... سب مرد ناسمجھ
ہوتے ہیں، بوڑھے ہو جاتے ہیں لیکن ناسمجھی کی باتیں نہیں جاتیں..

ہردے۔ اس میں ناسمجھی کی کیا بات ہے؟ کیا دنیا میں ایسی وفادار عورتیں
نہیں ہیں جو ایک ہی کی ہو جائیں اور اپنی عمر اپنے شوہر کے ساتھ
ہی بسر کر دیں..... اس ملک میں تو ایسی ہی عورتیں زیادہ ہیں.....

بملا۔ بات یہ ہے کہ مرد یہ چاہتا ہے کہ عورت پر اپنا قبضہ جما لے، کوئی

روپیہ پیسہ سے اُسے خریدنا چاہتا ہے، کوئی محبت سے اُسے
غلام بناتا ہے، کوئی اخلاق اور مذہب کا جال بچھاتا ہے، سچ پوچھو
تو یہ سب مرد کی چالاکی ہے۔

ہردے۔ بملا، مدن یہ باتیں سُنیں تو کیا کہیں؟

بملا۔ کچھ نہیں، کہہ کیا سکتے ہیں..... میں سچی بات کسی سے نہیں چھپاتی!
وہ اگر یہ چاہیں کہ میری آزادی چھین لیں تو وہ اپنی خواہش میں کبھی
کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہردے۔ خیر بملا، چھوڑو اس قصہ کو، میں جانتا ہوں کہ تمھیں مدن سے محبت
نہیں رہی، کچھ دن کا نشہ تھا، وہ اُتر گیا۔ جب تمھیں اُس سے
محبت نہیں ہے تو اُسے چھوڑ کیوں نہیں دیتیں؟ اس ڈھونگ
سے کیا فایدہ؟

بملا۔ جب تک نبھتی ہے، نبھائے جاتی ہوں، جس دن نہیں نبھے گی،
چھوڑ دوں گی!

ہردے۔ اچھا بملا، سچ سچ بتاؤ کہ تمھیں مجھ سے بھی محبت ہے یا نہیں؟

بملا۔ تم سب مرد بیوقوف ہوتے ہو..... میں ابھی تو کہہ چکی کہ میں تمام دنیا
بھر سے محبت کرانی چاہتی ہوں، لیکن خود کسی سے محبت نہیں کرنی چاہتی

ہردے۔ بملا، تم کس قدر ظالم ہو! اس صفائی سے کسی کا دل توڑنے سے
تمھیں کیا مل گیا؟

بملا۔ اچھا، تو آپ کا دل ٹوٹ گیا..... لائیے، میں جوڑ دوں.....

ہردے۔ تم کیوں کر جوڑو گی؟ ٹوٹا دل بھلا جڑ سکتا ہے؟

بملا۔ مردوں کے ٹوٹے ہوئے دل ذرا سی دیر میں جڑ جاتے ہیں.....

ہردے۔ نہیں بملا، یہ سچ نہیں ہے..... افسوس کہ تمہاری عادت پر مذاق اور بدیقینی اس قدر غالب ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں..... میں اتنے عرصہ سے چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنی محبت کا یقین دلا دوں، لیکن تم پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا!

بملا۔ نہیں، یہ غلط ہے، تم جب اظہار محبت کرتے ہو تو میرا جی خوش ہوتا ہے، تمہارے منہ سے محبت کی باتیں سن کر میرے دل کو خوشی ہوتی ہے..... تم خواہ مخواہ کہتے ہو کہ مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوتا..... پھر تم جانتے ہو کہ مجھے تمہاری صحبت اچھی لگتی ہے اور تمہاری باتوں سے میرا جی بہلتا ہے..... تم اور کیا چاہتے ہو؟

ہردے۔ بملا اس سے میری تسکین نہیں ہوتی..... میں یہ چاہتا ہوں کہ تم میری اور خالصاً میری ہو..... کسی اور کی محبت تمہارے دل میں نہ ہو۔

بملا۔ تم بھی یہ وعدہ کر سکتے ہو کہ میرے علاوہ تمہارے دل میں کسی کی محبت نہ ہو..... ذرا سوچ کر بتاؤ!

ہردے۔ بملا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں تمہاری محبت ہے اور تمہارے علاوہ کسی کی محبت نہیں ہے۔

بملا۔ تو پھر اچھی بات ہے..... میرے دل میں بھی تمہارے علاوہ کسی کی محبت نہیں ہے!

ہردے۔ تو پھر بملا، چھوڑ دو اس گھر کو، میرے ساتھ چلو، میری بن کر رہو!
دیکایک مدن داخل ہوتا ہے..... غصہ میں تمتمایا ہوا چہرہ اور آنکھیں سرخ
ہیں)
مدن۔ میں یہ اپنے کانوں سے کیا سن رہا ہوں؟ بملا یہ کیا ہو رہا ہے؟
بملا۔ کچھ نہیں مدن، ذرا دلچسپی کی باتیں، یوں ہی مذاق، دلگی.....
مدن۔ یہ عجیب قسم کا مذاق ہے..... ایک غیر مرد تمہارے ساتھ محبت
ظاہر کر رہا ہے، اور تم بھی اُس سے محبت کا اظہار کرتی ہو..... اسے
تمہاری لغت میں ہنسی دلگی کہتے ہوں گے..... یہ تمہاری اصطلاح
میں مذاق ہوگا..... میرا گھر چھوڑنے کی سازش ہو رہی ہے اور آپ
کے لئے یہ مذاق ہے۔
بملا۔ مدن، ہوش میں آؤ..... میں غصہ کی باتیں سننے کی عادی نہیں ہوں
..... تم گیدڑ بھبکیاں کسی اور کو دکھانا..... مجھ سے سیدھے سیدھے
باتیں کرو..... بولو، کیا چاہتے ہو؟
مدن۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ہردے سے کیا باتیں ہو رہی تھیں؟
بملا۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تم بے پوچھے کمرہ میں کیوں کر داخل ہو گئے؟
مدن۔ میں تمہارا شوہر ہوں، مجھے حق پہنچتا ہے کہ ہر وقت کمرہ میں داخل ہو سکوں
بملا۔ خیر پہنچتا ہوگا..... تم میرے معاملات میں دخل نہ دو.....
مدن۔ معاملات میں دخل نہ دوں!..... اپنے سامنے اپنی بیوی کو دوسروں کے
ساتھ اظہار محبت کرتے دیکھوں اور دخل نہ دوں! بہت خوب!

بملا ۔ بہت اچھا، تو پھر دخل نہ دو اور تم سے جو ہو سکتا ہو وہ کر لو..... ہرے اور میرے درمیان محبت ہے..... اگر تم سے یہ رشتہ توڑا جائے تو توڑ دو۔

مدن ۔ یہ کیسی بے حیائی ہے..... تم میں حیا شرم کچھ ہے یا نہیں ۔

بملا ۔ کس بات کی حیا شرم؟ جب تم نے اپنی بیوی سے بیوفائی کی تھی تو تمھیں شرم آئی تھی؟..... تم نے اُسے کیوں چھوڑا؟ صرف اسی لئے نہ کہ تمھیں اُس کے ساتھ رہنا اچھا نہ لگتا تھا؟ تمھیں اس سے محبت نہ تھی؟ اگرچہ وہ باوفا تھی، اور نیک تھی۔ لیکن چونکہ تمھیں پسند نہ تھی، اس لئے تم نے اُسے چھوڑ دیا..... مجھے بھی تم پسند نہیں ہو، میں بھی تم سے محبت نہیں کرتی، اس لئے میں بھی تمھیں چھوڑنا چاہتی ہوں...

مدن ۔ اگر تم مجھے پسند نہ کرتی تھیں تو تم نے میرے ساتھ شادی کیوں کی؟

بملا ۔ اُس زمانہ میں مجھے تم سے کچھ لگاؤ پیدا ہو گیا تھا..... اب وہ لگاؤ باقی نہیں ہے ۔ میرا خیال تھا کہ تم میں ایک ایسی چیز ہے جو مجھ میں نہ تھی میں تمھیں نیک اور با اصول سمجھتی تھی..... اب معلوم ہو گیا کہ تم میں یہ بات نہیں ہے، نہ کبھی تھی، اس لئے وہ کشش جو پیدا ہوئی تھی اب نفرت میں تبدیل ہو گئی..... اس لئے اب میرے اور تمھارے راستے علیحدہ علیحدہ ہیں.....

مدن ۔ (ہردے سے) ہردے! مجھے تم سے ایسی اُمید نہ تھی..... تم نے دوست ہو کر مجھے دھوکا دیا..... تم مار آستین نکلے.....

ہرشے۔ مدن، تمھیں شاید معلوم نہیں ہے کہ اگر تم بیچ میں نہ آگودتے تو بملا
سے میری شادی ہو جاتی ..... تم بملا کے قابل نہ تھے، اس لئے
بملا میرے ساتھ جا کر رہے گی ..... آج سے بملا میری ہے، تمھیں
اُس سے کوئی غرض نہیں!

مدن۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا! بملا سے میری شادی ہوئی ہے..... تم اُسے
یہاں سے نہیں لے جا سکتے۔

بملا۔ تم نہیں روک سکتے!

مدن۔ میں قانوناً روک سکتا ہوں۔

بملا۔ ہاں، تم قانون کی رو سے روک سکتے ہو..... لیکن کیا تم میں ایسا
کرنے کی جرأت ہے؟ ..... میں خوب جانتی ہوں کہ تم عدالت میں
جاکر اپنی بدنامی کرانے سے بہت ڈرتے ہو ..... اس کے علاوہ تم
مجھے اس پر تو مجبور کر سکتے ہو کہ میں قانوناً تمھاری بیوی بنی رہوں لیکن
کوئی شوہر کسی بیوی کو زبردستی وفادار نہیں رکھ سکتا ..... مجھے تم سے
بالکل محبت نہیں رہی، بلکہ نفرت ہوگئی ہے اور میں تمھارے ساتھ
ہرگز خوش نہیں رہ سکتی ..... میں تم سے ہزار مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ میں
اپنے اوپر پابندیاں عاید کرنے والی ہرگز نہیں ہوں!

ہرشے۔ مدن، اس توتو میں میں سے کیا فایدہ؟ بملا تمھارے ساتھ رہنا
پسند نہیں کرتی، تو پھر اُسے مجبور کرنے سے کیا فایدہ؟

مدن۔ بملا، تم مجھے جس قدر کمینہ سمجھتی ہو میں اُتنا کمینہ نہیں ہوں، یہ سچ ہے

کہ مجھے تمہاری محبت نے اندھا کر دیا ہے اور میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ظلم کیا، لیکن ...... میں ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہوں، میں یہ ہرگز نہیں دیکھ سکتا کہ میری بیوی اس قسم کی آزادی کی زندگی بسر کرے!

بملا ۔ تم اگر شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہو تو رکھا کرو ...... اُس کے رسم و رواج اور نصب العین کی پابندی میں اپنے اوپر کیوں عاید کروں میں تو شریف خاندان سے تعلق رکھنے کی زحمت سے آزاد ہوں! ..... بہر حال، تمہیں اچھا لگے یا نہ لگے، میں ہردے کے ساتھ جاتی ہوں۔

ہردے ۔ مدن، تم خود سوچو، مزاحمت کرنے سے کیا فایدہ؟

(تربینی یکایک داخل ہوتا ہے)

تربینی!

تربینی ۔ ہاں، ادھر سے جا رہا تھا، سوچا مدن سے ملتا چلوں (چاروں طرف دیکھ کر) مگر یہاں تو کچھ رنگ بدلا سا نظر آتا ہے ..... کیا بات ہے؟ ..... نہ کوئی ہنستا ہے، نہ مُسکراتا ہے!

بملا ۔ کوئی بات نہیں ہے، میں مدن کو چھوڑ کر ہردے کے ساتھ جا رہی ہوں اور مدن مزاحم ہونا چاہتے ہیں!

تربینی ۔ تم کیوں جا رہی ہو؟ کسی بات پر لڑائی ہو گئی ..... ایسی شکر رنجیاں تو ہوہی جاتی ہیں ..... تم ایسی باتوں کا خیال نہ کرو .....

بملا ۔ اگر مدن معافی مانگیں تو میں اس پر تیار ہو سکتی ہوں کہ اُن کے گھر میں

رہوں، لیکن اُن سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گی ..... اور آزاد رہوں گی
جس سے چاہوں گی ملوں گی، جسے چاہوں گی بلاؤں گی جب جی گے یہاں
جی چاہے گا جاؤں گی، اُنھیں روکنے کا کوئی حق نہ ہوگا۔
مدن۔ میں تمھیں اس گھر میں نہیں رکھنا چاہتا ..... مجھے معلوم نہ تھا کہ تم
کیسی شیطان سیرت عورت ہو، زیادہ اچھا یہی ہے کہ تم یہاں سے
چلی جاؤ .....
تربینی۔ بھئی، ایسی باتوں سے کیا فایدہ ؟ سوچ سمجھ لو .....
مدن۔ میں نے سوچ سمجھ لیا ..... میں اس عورت کو خوب جانتا ہوں،
(کمرہ میں سے جاتا ہے)
ہردے۔ بملا، تم کیوں جنجال میں پڑتی ہو ؟ چلو میرے یہاں چلو !
تربینی۔ ہردے یہ بات ٹھیک نہیں ہے، مدن نے تمھارے ساتھ کوئی
برائی نہیں کی، اُس کے گھر آکر اُس کی بیوی کو یوں بہکانا مناسب نہیں ہے۔
ہردے۔ اس میں بہکانے کی کیا بات ہے ..... بملا کی خوشی ہے، جس کے
ساتھ رہ کر خوش رہے اُس کے ساتھ رہنا چاہیے ..... وہ زمانہ گیا
جب عورتیں مرد کی ایسی محکوم ہوتی تھیں کہ سر پر قیامت گذر جائے لیکن
اُس کا دامن نہ چھوڑیں ..... نہیں بملا، تم چلو، میرے ساتھ رہو .....
مجھ سے زیادہ تم سے کون محبت کرے گا ؟
(اتنے میں مدن داخل ہوتا ہے، اُس کے ہاتھ میں کئی خط ہیں)
مدن۔ بملا ! میں نے بہت دن تک ضبط کیا ..... مجھے تمھاری تمام حرکتوں

کا علم ہے، اگر میں پہلے سے جانتا تو تم سے ہرگز شادی نہ کرتا.....
یہ دیکھو..... یہ ایک شخص کا خط ہے..... کنول نامی..... یہ دوسرے
کا، یہ تیسرے کا..... یہ چوتھے کا..... یہ تو وہ خط ہیں جن سے تمھاری
خط و کتابت ہے اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تم اُن سے چھپ
چھپ کر ملتی ہو.....

بملا ۔ ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، یہ اور بہت سے خط ایسے ہیں جو تمھارے
ہاتھ تک نہیں پہنچے (اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتی ہے اور اس میں سے
خط نکال کر) یہ دیکھو..... انھیں بھی پڑھو..... اور کہو تو اور نکال کر لا دوں؟

مدن ۔ اچھی بات ہے، بملا، تم آج ہی اس گھر میں سے نکل جاؤ..... اور
ہردے تم بھی خبردار آج سے کبھی اس گھر میں نہ آنا..... افسوس میں
نے بڑا دھوکا کھایا..... بڑا دھوکا کھایا..... اس عورت کی وجہ سے
میں نے اپنی بیوی پر ظلم کیا..... (یکایک غصہ میں بملا کی طرف جھپٹتا ہے)
کم بخت..... تیری وجہ سے..... (تربینی روک لیتا ہے)۔

تربینی ۔ (مدن سے) کیا فایدہ؟ (بملا اور ہردے سے) تم دونوں جلد یہاں
سے چلے جاؤ..... بملا، اپنے کپڑے وغیرہ باندھ لو اور اس گھر سے
چلی جاؤ یہی بہتر ہے.....

(ہردے اور بملا گھر سے باہر جاتے ہیں)

(تربینی مدن کو زبردستی سوفے پر بٹھا دیتا ہے اور خود پاس بیٹھ جاتا ہے)

مدن ۔ افسوس، میری عزت آبرو خاک میں مل گئی!

تربینی ۔ مدن، بیوقوفی کی باتیں نہ کرو ..... شریفوں کے نزدیک تمھاری آبرو
اُسی دن خاک میں مل گئی تھی جس دن تم نے بملا جیسی عورت سے
شادی کی ..... یہ تمھیں ہو کیا گیا تھا ؟

مدن ۔ لیکن شادی کے بعد اُس کی حرکتیں ..... مسز مدن کی حرکتیں .....

تربینی ۔ تم ان باتوں کا خیال نہ کرو ..... بلکہ اس پر خوش ہو کہ تمھیں اُس کا حال
اس قدر جلد معلوم ہو گیا ..... ایسی بیوی کی لعنت سے آزاد ہونا خوشی
کا مقام ہے ۔

مدن ۔ لیکن میں دنیا کو کیا منہ دکھاؤں گا ؟ دنیا کیا کہے گی ؟

تربینی ۔ کچھ نہیں دنیا یہ کہے گی کہ مدن کی عقل ٹھکانے آ گئی .....وہ راہ راست
پر آ گئے ..... اب تم اپنی بیوی کو بلاؤ اور اُس کے ساتھ آرام سے زندگی
بسر کرو ۔

مدن ۔ نہیں، نہیں ..... ہرگز نہیں ..... میں اُسے منہ دکھانے کے قابل نہیں
ہوں ..... تم نے اچھا یاد دلایا ..... اب دو باتیں مجھے صاف نظر آ رہی
ہیں ..... ایک تو میں اس ماحول میں نہیں رہ سکتا ..... بالکل ناممکن
ہے ، قطعاً ناممکن ، دوسرے یہ کہ میں اپنی بیوی کے پاس نہیں جا سکتا ۔
اُس کی بے عزتی ، اُس کی توہین کرنے کے بعد اُسے منہ نہیں دکھا سکتا ۔

تربینی ۔ پھر کیا ارادہ ہے ؟

مدن ۔ کچھ نہیں ، تربینی ..... مجھے اپنا راستہ صاف نظر آتا ہے .....

تربینی ۔ آخر کیا ؟ کچھ معلوم بھی تو ہو .....

مدن ۔ تم اگر یہاں سے چلے جاؤ ..... تو میں سوچ سکوں گا ..... اس وقت میرے لئے سوچنا بہت مشکل ہے ..... بالکل دشوار ہے!

تربینی ۔ نہیں، میں یوں جانے والا نہیں ہوں .... پہلے مجھے بتاؤ کہ تمھارے دماغ میں کیا بات آئی ہے؟

مدن ۔ تم وعدہ کرو کہ میرے ارادہ میں مزاحم نہیں ہوگے۔

تربینی ۔ پہلے بتاؤ بھی تو کہ ارادہ کیا ہے!

مدن ۔ تربینی ،..... جن لوگوں کی بیویاں بھاگ جاتی ہیں وہ کیا کرتے ہیں؟ .....

تربینی ۔ تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو ..... بالکل دیوانوں کی سی، آخر ارادہ کیا ہے، کیا کرنا چاہتے ہو؟

مدن ۔ میرا ارادہ خودکشی کا ہے!

تربینی ۔ میری رائے بھی یہی ہے کہ تم خودکشی کر لو ..... اس لئے نہیں کہ بملا بھاگ گئی ہے یا تم اپنی بیوی کو منہ دکھانا نہیں چاہتے، بلکہ اس لئے کہ تمھاری جیسی اوندھی عقل کے لوگوں کو اس دنیا میں زندہ رہنے کا حق نہیں ہے ..... بیوقوفی کی باتیں نہ کرو ..... ہوش میں آؤ ..... خودکشی سے فایدہ؟

مدن ۔ فایدہ تو زندہ رہنے میں بھی کچھ نہیں ہے ..... مجھ سے لوگوں کی طنزآمیز باتیں نہیں سنی جائیں گی، مجھے دیکھ کر لوگ آپس میں اشارہ بازیاں کریں گے، ہر جگہ میرا ذکر ہوگا، ہر جگہ بدنامی ..... تربینی، تم نہیں سمجھ سکتے، میں نے اپنی بیوی کے ساتھ کمینہ پن ضرور برتا، لیکن میں فطرتاً کمینہ نہیں

ہوں ..... کل سے ہی اخبار ہملا کی بیوفائی کے افسانوں سے بھرے ہوں گے، بعض لوگ آ کر مجھ سے ہمدردی کریں گے بعض مجھے بیوقوف بتائیں گے ..... اور میں جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ شیلا .....
ہاں شیلا آ پہنچے گی اور ہمدردی ظاہر کرے گی ..... نہیں، نہیں، تربینی مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو گا۔

تربینی ۔ خیر، تم نہیں سمجھ سکتے ..... تمھاری عقل پر پردہ پڑا ہے ..... تو میں تمھیں ایک قسم کی خودکشی بتاتا ہوں، وہ کر لو .....

مدن ۔ کیسی ؟

تربینی ۔ اس دنیا میں تم جسے جسے جانتے ہو اُس کے نزدیک مرجاؤ ..... بمبئی سے غایب ہو جاؤ ..... اس طرح کہ دنیا کو تمھارا راز معلوم نہ ہو۔

مدن ۔ کیوں کر ؟

تربینی ۔ رات کو سمندر کے قریب، ذرا شہر سے دور، اپنے کپڑے اُتار کر رکھ دینا اور کسی جیب میں ایک خط لکھ کر رکھ دینا کہ تم خودکشی کر رہے ہو ..... راتوں رات بھیس بدل کر کہیں نکل جاؤ اور جیسے ہو سکے زندگی بسر کرو .....

مدن ۔ اس زندگی سے فایدہ ؟

تربینی ۔ یہ فایدہ ہے کہ جان تم نے خود تو پیدا کی نہیں تھی، خدا نے دی تھی، اس کی دی ہوئی چیز کو یوں گنوانا مناسب نہیں ہے۔ دنیا بھی کھو رہے ہو، آخری وقت میں خدا کو ناراض کرنے سے کیا فایدہ ؟

مدن ۔ ہاں یہ ٹھیک ہے، تربینی، لیکن تم وعدہ کرو کہ میرا بھید کسی پر ظاہر نہیں

ہو گا۔

تربینی ۔تم یہ وعدہ کرو کہ میرے مشورہ پر عمل کرو گے اور خودکشی نہیں کرو گے۔

مدن ۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔

تربینی ۔ میں بھی وعدہ کرتا ہوں۔ اچھی بات ہے، میں جاتا ہوں.....

مدن ۔ تربینی ٹھہر جاؤ..... آخری مرتبہ گلے مل لو۔

(دونوں گلے ملتے ہیں، پردہ گرتا ہے)

چوتھی مجلس

(پہلی مجلس کے دو سال بعد۔ وقت صبح دس بجے)

(وہی کمرہ ہے جو پہلی مجلس میں تھا، کسی چیز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے ....
جس وقت پردہ اُٹھتا ہے تو شیلا اور وشنو کمرہ میں داخل ہوتے ہیں .... شیلا بیٹھی ہوئی ہے اور وشنو بہت ہیجان کی حالت میں ہے جسے وہ اپنی اضطراری حرکتوں سے ظاہر کرتا ہے)

وشنو۔ نہیں، شیلا، ہرگز نہیں، یہ کبھی نہیں ہو سکتا ..... میں تمھیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا کہ تم دو زندگیوں کو خراب کرو ..... تمھیں میری زندگی خراب کرنے کا حق تھا ..... لیکن اپنی زندگی خراب کرنے کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ میں یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا .....

شیلا۔ اگر مجھے تمھاری زندگی خراب کرنے کا حق تھا تو اپنی زندگی بھی خراب کر سکتی ہوں ..... وشنو اس معاملہ میں مجھ سے گفتگو بیکار ہے۔

وشنو۔ نہیں، شیلا، تم خود سوچو ..... تم پر میرے خلوص، میری محبت، میری وفاداری کا اثر نہیں ہوتا؟ میں نے تمھاری وجہ سے اپنی خوشی کو خوشی نہیں سمجھا، اپنے دل کو کبھی عیش و آرام کی طرف مائل نہ ہونے دیا ..... اتنا طویل عرصہ تمھاری محبت میں جل جل کر بسر کیا .....

لیکن تم ابھی تک اس ضد پر قایم ہو۔

شیلا۔ وشنو! میں نے یہ مراد نہیں مانگی تھی کہ میرے شوہر خودکشی کرلیں تو میں تمہارے ساتھ شادی کروں .....

وشنو۔ تم بیوقوفوں کی سی باتیں نہ کرو ..... تم جانتی ہو کہ تمہارے دل میں میری محبت ہے ..... تمہارے شوہر نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا؟

شیلا۔ تم نئی وضع کے آدمی ہو، میں وہی پُرانی لکیر کی فقیر ہوں ..... تم نے یورپ کے خیالات کو قبول کرلیا ہے، میں پُرانی ہندوستانی تہذیب کی دلدادہ ہوں، تمہیں، وشنو، مذہب کے احکام حماقت معلوم ہوتے ہیں، میں مذہب کو زندگی کا ضروری حصہ سمجھتی ہوں ..... اس لئے تم میرے مطمح نظر کو نہیں سمجھ سکتے۔

وشنو۔ مذہب تو تمہارے راستہ میں کوئی مشکل پیدا نہیں کرتا ..... تم بیوہ ہو بیوہ ہندو دھرم میں شادی کرسکتی ہے؟

شیلا۔ ہاں، کرسکتی ہے۔ لیکن .....

وشنو۔ لیکن؟ لیکن کو اس میں کیا دخل ہے؟

شیلا۔ ستی بھی تو ہندو دھرم میں ہی ہوتی تھیں!

وشنو۔ تو پھر جاؤ، دریا کے کنارے آگ روشن کرکے ستی ہو جاؤ ..... شیلا، تم اگر ستی ہونا چاہتی ہو تو اُس کا ایک طریقہ ہے ..... ایک بڑی سی چتا بناؤ، اُس پر بیٹھ کر میں اور تم دونوں جل جائیں، تم تو اپنے

شوہر کی وجہ سے، اپنے شوہر کی یاد میں ستی ہونا اور مجھے اپنی خیالات پر بھینٹ چڑھانے کے لئے جل جانے دینا!

شیلا۔ نہیں، بہن مجھے ستی ہونے کا ایک اور طریقہ آتا ہے..... اُسے شاید تم نہ سمجھ سکو!

وشنو۔ میری سمجھ میں تو تمہارا کوئی طریقہ نہیں آتا..... بولو، یہ تمہارا نیا طریقہ کیا ہے؟۔

شیلا۔ اپنی تمام عمر یوں ہی گنوا دینی.....

وشنو۔ کس لئے، اس سے تمہارے شوہر کو کیا فایدہ پہنچے گا؟

شیلا۔ اُن کی روح خوش ہوگی کہ اگر ایک بیوی نے اُن سے بے وفائی کی تو دوسری وفادار رہی اور اُن کی یاد میں اب تک اپنے راستہ پر قایم ہے!

وشنو۔ تمہارے شوہر نے خودکشی کے وقت جو خط لکھا تھا، اُس کا مضمون تمہیں یاد ہے۔

شیلا۔ ہاں، یاد ہے۔

وشنو۔ اُنھوں نے یہ لکھا تھا یا نہیں کہ وہ تمھیں منہ نہیں دکھانا چاہتے اس لئے کہ اُنھوں نے تمہاری توہین کی تھی اور تم اس توہین کو بھول کر اُن کے ساتھ مہربانی اور محبت سے پیش آؤ گی۔

شیلا۔ ہاں لکھا تھا۔

وشنو۔ اس کے معنی بھی تم سمجھیں؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر تم شکایت کرتیں، اُنھیں شرمندہ کرتیں، اُن سے ناراض ہوتیں تو وہ اس قدر شرمندہ

نہ ہوتے، لیکن تم نے اپنی نیکی سے اُن کے تصور کو اور اُبھار دیا، اور اس لئے وہ اپنی جان قربان کرنے پر آمادہ ہوئے ..... تمھاری یہ نیکی اُن کے حق میں زہر ثابت ہوئی۔

شیلا۔ یہ تمھارا غلط خیال ہے، مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ وہ مجھ سے شکوہ شکایت کے طالب تھے!

وشنو۔ خیر، اب تو معلوم ہو گیا ..... اب اپنی زندگی کو اُن کی وجہ سے خراب کر کے تم ان کی روح کو پشیمان کر رہی ہو ..... اُنھیں اس دنیا میں بھی چین نہ آئے گا، اُن کا ضمیر ملامت کرتا رہے گا کہ اُن کی وجہ سے دو آدمیوں کی زندگی خراب ہوئی ..... اُن کی روح پر میرے اور تمھارے جذبات اچھی طرح روشن ہوں گے۔ اس لئے، تم اگر اُن کی روح کو بے چین رکھنا چاہتی ہو تو خیر، نہیں تو اپنی ضد سے باز آجاؤ.....

شیلا۔ تم مجھے بڑے امتحان میں ڈال رہے ہو ..... لیکن تم جو کچھ کر رہے ہو وہ جھوٹ بھی نہیں معلوم ہوتا .....

وشنو۔ شیلا! میں جو کچھ کر رہا ہوں اس میں ذرہ برابر جھوٹ نہیں ہے، ..... شیلا، یاد رکھو، ایسے واقعے لوگوں کی زندگی میں بار بار نہیں آتے، تم اگر اپنی ضد چھوڑ دو تو بیک وقت، اپنے شوہر کی روح کو خوش کر دو گی، میری زندگی کو رائیگاں جانے سے بچا لو گی اور خود بھی اپنے ساتھ انصاف کرو گی ..... شیلا، تمھارے دل کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا میری محبت کا جذبہ بالکل مٹ گیا؟ کیا وہ شادی سے پہلے کے تمام دعوے

فراموش ہو گئے ..... تمھیں یاد ہے کہ تم نے اپنے ماں باپ سے مجبور ہو کر مجھے چھوڑا تھا ؟ اب تو کوئی مجبوری تمھارے راستہ میں حایل نہیں ہے ؟ پھر اتنی سنگدل کیوں ہو ؟

شیلا۔ وشنو ! وشنو ! تم .....

وشنو۔ شیلا ! سنو ! تمھیں یہ بات پسند ہے کہ میں تمھاری محبت کی آگ میں یوں ہی جلتا رہوں ؟ میری تمام عمر یوں ہی غارت ہو جائے ؟

شیلا۔ وشنو ! بس خاموش رہو ..... میں تمھاری حالت کو جانتی ہوں ..... میرے دل میں تمھاری محبت ہمیشہ رہی ہے ..... اور میں اقرار کرتی ہوں کہ اب بھی ہے ..... مجھے تمھاری حالت دیکھ کر ہمیشہ رنج ہوتا تھا اور مجھ سے یہ بات بھولی نہیں جاتی تھی کہ تم میری وجہ سے اس مصیبت میں گرفتار ہو ..... میں نے تمھارے ساتھ بڑی بے انصافی کی ہے .....

وشنو۔ تو پھر اس بے انصافی کی تلافی کرو۔

شیلا۔ اچھی بات ہے، میں تلافی کرنے کے لئے تیار ہوں ..... میں تم سے شادی کر لوں گی .....

وشنو۔ شیلا ! تم نے مجھے مردوں سے نکال کر زندوں میں شامل کر دیا ..... شیلا، میں تمھارا شکریہ ادا نہیں کر سکتا ..... شیلا، تم جانتی ہو، میرے جذبات الفاظ میں ظاہر نہیں ہو سکتے .....

شیلا۔ میں جانتی ہوں ..... میں اپنے جذبات خود ظاہر نہیں کر سکتی ..... وشنو،

تم جانتے ہو کہ میرے دل سے تمھاری محبت ایک دن کے لئے محو نہیں ہوئی ..... میں نے کوشش کی لیکن ناکام رہی .....

وشنو۔ میں جانتا ہوں ..... مجھے ہمیشہ معلوم رہا۔ مجھے اپنی محبت پر تو اعتماد تھا ہی ..... تمھاری محبت پر بھی اعتماد تھا ..... اسی امید پر تو زندہ رہا !

شیلا۔ تمھارا اعتماد ٹھیک تھا !

وشنو۔ تو پھر ہمیں شادی کی تاریخ مقرر کر لینی چاہئے۔ میری رائے ہے کہ ہم کسی دوسری جگہ جا کر شادی کریں۔

شیلا۔ ہاں، اس شہر میں مناسب نہیں ہے۔

وشنو۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ خیر شیلا، چلو، بازار چل کر اپنے لئے کپڑے اور زیور پسند کر لو۔

شیلا۔ ایسی جلدی کیا ہے ؟

وشنو۔ نہیں، بس چلو، دیر مناسب نہیں۔

شیلا۔ چلو (دونوں جاتے ہیں)

(پردہ)

٭

پانچویں مجلس

(پہلی مجلس کے پندرہ دن بعد .... وقت شام کے سات بجے)

پہلا نظارہ

(ایک ہوٹل کا کمرہ جس کے ساز و سامان سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھی حیثیت کا ہوٹل ہے ..... ایک سوفے پر شیلا بیٹھی ہے اور وشنو پاس کھڑا ہے)

وشنو۔ اتنی دیر ہو گئی، لایا نہیں پنڈت جی کو، کہاں تک انتظار کروں!

شیلا۔ آتا ہوگا ..... ایسی جلدی کیا ہے؟ تم تو ایک ایک گھڑی گن رہے ہو۔

وشنو۔ شیلا، ہاں، ایک ایک گھڑی گن رہا ہوں ..... اس لئے کہ میں برسوں جلا ہوں، تو یہ دن نصیب ہوا ہے ..... شیلا، تم خوش ہو؟

شیلا۔ خوش؟ اتنی خوشی مجھے کبھی نصیب نہیں ہوئی ..... اس خوشی کو کون بیان کر سکتا ہے؟

وشنو۔ شیلا، اگر تمہیں اس کی آدھی بھی خوشی ہے جتنی مجھے ہے، تو بھی تمہاری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہو سکتی ..... لیکن، شیلا، جانے کیا بات ہے، میرا دل کہتا ہے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں، ذرا سی دیر میں آنکھ کھل جائے گی اور پھر کچھ نہیں رہے گا ..... شیلا، ہم تم جاگ رہے ہیں یا

خواب دیکھ رہے ہیں ؟

شیلا۔ اگر ہم خواب بھی دیکھ رہے ہوں تو بھی میں ایک ایسے خواب کے لئے ساری زندگی قربان کرنے کے لئے تیار ہوں ..... لیکن نہیں وشنو، یہ خواب نہیں ہے !

وشنو (قریب آکر شیلا کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیتا ہے ، شیلا !

شیلا۔ (اوپر دیکھ کر مسکراتی ہے ، اُس کی آنکھوں میں ایک قسم کا نشہ سا نظر آتا ہے) وشنو !

وشنو۔ شیلا۔ تم میری ہو ؟ میری ہی رہو گی ؟ مجھ سے چھوٹ تو نہیں جاؤ گی ؟

شیلا۔ نہیں وشنو ..... چھٹنے کا نام بھی نہ لو ..... میں تمھاری ہوں اور آخری سانس تک تمھاری ہی رہوں گی ..... اب مجھے دنیا کی کوئی قوت تم سے نہیں چھڑا سکتی ..... وشنو ! تم مجھے کیا سمجھتے ہو ؟ تم اس بات کو خوب جانتے ہو کہ میں ایک دن کے لئے تمھیں نہیں بھولی ....

وشنو۔ شیلا ، میں جانتا ہوں ..... لیکن تمھاری زبان سے سن کر میرے دل کو بڑی خوشی ہوتی ہے .....

(ہوٹل کا ملازم داخل ہوتا ہے)

ملازم۔ حضور۔ پنڈت جی آگئے ۔

وشنو۔ جاؤ ، جاکر بلا لاؤ (ملازم جاتا ہے)

شیلا، کیسی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ایسے مقدس پنڈت ہمارے رشتہ کو مضبوط کریں گے ! تم جانتی ہو کہ اُنھوں نے گھر بار تیاگ دیا ہے

اور اگلے مہاتماؤں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں ؟

شیلا ۔ ہاں !

(اتنے میں پنڈت داخل ہوتا ہے ..... ذرا غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ مدن ہے ..... جو اس بھیس میں اس شہر میں رہتا ہے ۔ آکر وہ شیلا کو دیکھتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے اور شیلا اُسے دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے ، وشنو کی حیرانی بھی کچھ کم نہیں ہے)

شیلا ۔ تم ..... تم ..... کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں ؟ یا میری آنکھیں دھوکا کھا رہی ہیں ۔

مدن ۔ شیلا ! شیلا ، تم ہو وہ بیوہ ؟ ہاں ، ٹھیک ہے ، تم بیوہ ہو ، اس لئے کہ مدن مر گیا !

شیلا ۔ میرے شوہر ! میرے پتی ! آپ ..... آپ یہاں کہاں ؟ آپ زندہ کیوں کر ہو گئے ؟

مدن ۔ نہیں ، شیلا ، تمھارا شوہر مر گیا ۔ جب گرہست سنیاس لے لیتا ہے تو وہ اپنے رشتہ داروں ، اپنے دوستوں ، بلکہ ساری دنیا کے لئے مر جاتا ہے ..... شیلا ، تم اپنے سامنے مدن کو ، اپنے شوہر کو نہیں دیکھ رہی ہو بلکہ ایک سنیاسی کو جو دنیا تیاگ چکا ہے ۔

شیلا ۔ لیکن آپ تو مر گئے تھے ..... یہ کیا ماجرا ہے ؟

مدن ۔ نہیں ، میں مرا نہیں تھا ، میں نے خود کشی نہیں کی تھی ، ..... میں اُس زندگی سے تنگ آ گیا تھا اس لئے میں نے خود کشی کا واقعہ مشہور

گرا دیا ..... اور سچ پوچھو تو مدن نے خودکشی کر بھی لی، اس لئے کہ اب
وہ مدن زندہ نہیں ہے ..... مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں اس طرح
تمہاری خوشی میں خلل انداز ہوا ..... میرا یہاں کام نہیں ہے .....
میں اب جاتا ہوں ..... (جاتا ہے)

شیلا۔ (جا کر پکڑ لیتی ہے) نہیں، میں نہیں جانے دوں گی ..... میرا حق
ہے کہ آپ کی خدمت کروں ..... میں آپ کو ہرگز نہیں جانے دوں گی

مدن۔ نہیں، شیلا، بیوقوفی نہ کرو ..... میں یہاں نہیں ٹھہر سکتا .....

شیلا۔ نہیں، آپ یہاں سے نہیں جا سکتے .....

مدن۔ مجھے جانے دو ..... (وشنو کی طرف دیکھ کر) کاش میں نے خودکشی
کر لی ہوتی ..... مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں نے آ کر تمہاری اُمیدوں
کو خاک میں ملا دیا ..... لیکن میرا قصور نہیں ہے، مجھے کیا معلوم تھا۔

وشنو۔ نہیں، مدن، تمہارا قصور نہیں ہے، یہ تو قسمت کا پھیر ہے ..... میں
اُن لوگوں میں سے ہوں جن کے ہونٹوں تک پیالہ پہنچ جاتا ہے لیکن
قسمت کا ہاتھ اُس پیالہ کو چھین لیتا ہے۔ اور زمین پر پھینک کر پاش
پاش کر دیتا ہے ..... اس میں تمہارا کیا قصور ہے؟
شیلا! ..... دیکھا، ہم خواب دیکھ رہے تھے ..... وہ خواب ختم ہو گیا!

شیلا (وشنو سے) وشنو! مجھے بڑا افسوس ہے ..... مجھے تمہاری حالت
پر بہت ترس آتا ہے ..... اگر ہو سکتا تو میں اپنی جان دے کر تمہیں خوش
رکھنے کی کوشش کرتی ..... لیکن کیا کروں مجبور ہوں!

مدن ۔ شیلا، تمھارا کیا ارادہ ہے ؟ تم کیا کرنا چاہتی ہو ؟ ..... تم میرا کہنا مانو
..... میں واپس جاتا ہوں ..... تم کیوں اپنی زندگی برباد کرتی ہو اور
ساتھ میں وشنو کو بھی تباہ کرتی ہو ..... شیلا، میں اس قابل نہیں
ہوں کہ میری وجہ سے تم اپنی خوشی کو خاک میں ملاؤ ..... تمھیں وہ
دن یاد ہے جب میں نے اپنے عیش کی خاطر تمھیں اپنی بیوی
تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا ؟ اب میں تمھیں یہ حق دیتا ہوں کہ
مجھے اپنا شوہر تسلیم نہ کرو ..... بلکہ ایک مرتبہ میں نے اپنی غرض
سے تمھیں اپنی بیوی تسلیم نہیں کیا تھا اب تمھاری وجہ سے نہیں کرتا۔
شیلا۔ آپ تسلیم کریں یا نہ کریں ..... میں آپ کی بیوی ہوں، مجھے اپنا
فرض صاف نظر آرہا ہے ..... اگر آپ مجھے بیوی کی حیثیت سے
اپنے پاس نہیں رہنے دیں گے تو میں چیلی کی حیثیت سے رہوں گی .....
لیکن میں جیتے جی آپ کو نہیں چھوڑوں گی ۔

مدن ۔ تم بڑی غلطی کر رہی ہو ..... سوچ سمجھ لو۔

شیلا۔ میں نے سوچ لیا ..... اس میں مجھے سوچنے کی ضرورت ہی نہیں۔

وشنو ۔ اچھی بات ہے ..... اب میرا یہاں کیا کام ہے ؟ میں جاتا ہوں۔

مدن ۔ ٹھہرو، وشنو، اتنی جلدی نہ کرو ..... تم آج میرے مہمان رہو!

وشنو ۔ (تلخی کے ساتھ ہنس کر) شکریہ مدن ..... لیکن میں .....

مدن ۔ (لجاجت سے) نہیں، وشنو، مان جاؤ ..... میں نہیں جانے دوں گا
..... تم کل چلے جانا .....

شیلا۔ مدن ٹھہر جاؤ ! میں جانتی ہوں کہ تم .....
وشنو۔ کچھ نہیں، شیلا..... میری قسمت ہی خراب ہے ...... میں آج
سے قسمت کا قایل ہوگیا ۔ ہم سب قسمت کے ہاتھ میں کٹھ پتلیوں کی طرح
ہیں ۔ اور جس طرح وہ نچاتی ہے ہم ناچتے ہیں ..... بہر حال تم کہتی ہو
تو میں ٹھہرا جاتا ہوں .....

(ملازم داخل ہوتا ہے)

ملازم ۔ حضور کھانا تیار ہے ۔

شیلا۔ چلو..... (شیلا آگے آگے چلتی ہے ۔ پردہ گرتا ہے)

دوسرا نظارہ

(صبح کے سات بجے)

(وہی کمرہ جو پچھلے نظارہ میں تھا..... کمرہ خالی ہے، اور ہوٹل کا ملازم گھبرایا ہوا داخل ہوتا ہے)

ملازم ۔ (ایک طرف جاکر ایک دروازہ پر دستک دیتا ہے) مسٹر وشنو ! وشنو
صاحب، وشنو صاحب، بابو جی، حضور..... جاگئے (جب آواز
نہیں آئی تو دوسرے دروازہ پر دستک دیتا ہے) بیوی جی !
حضور ! بیوی جی !

شیلا (اندر سے) کیا بات ہے ؟ آتی ہوں !

ملازم ۔ حضور جلد آئیے، غضب ہوگیا..... غضب ہوگیا..... جلد آئیے !

شیلا (گھبرائی ہوئی باہر نکلتی ہے) کیا بات ہے؟ کیا ہوا؟
(ہوٹل کا منیجر داخل ہوتا ہے) کیا بات ہے؟ کچھ تو بتائیے؟

منیجر - افسوس. میں آپ کو کیا اطلاع دوں؟ کیا عرض کروں.....

شیلا. سنائیے، سنائیے، جلد کہئے کیا ہوا؟

منیجر - رات کو پنڈت جی نے ملازم سے کہا تھا کہ اُنھیں علی الصباح جگا دیا جائے..... ملازم جب آج صبح کمرہ میں گیا تو اُنھیں مردہ پایا.... میز پر یہ خط رکھا تھا..... (پڑھ کر سناتا ہے) شیلا! میں نے آکر تم دونوں کی زندگی خراب کی..... جب تک میں زندہ ہوں، تمھاری مشکل حل نہیں ہوسکتی، اس لئے یہی بہتر ہے کہ میں اپنے آپ کو ختم کر کے اس قصور کی تلافی کر دوں..... میری وجہ سے تمھیں جو تکلیفیں پہنچی ہیں اُنھیں معاف کرنا۔ مدن

شیلا - (اپنا سر پکڑ لیتی ہے) افسوس! یہ کیا ہوا؟ اب میں کیا کروں.
(دوڑ کر وشنو کے کمرہ کی طرف جاتی ہے اور دروازہ پر زور سے دستک دیتی ہے) وشنو! وشنو! وشنو! جاگو، دیکھو کیا ہو گیا۔

منیجر - (شیلا کو پکڑ کے لاتا ہے اور سوفے پر بٹھا دیتا ہے) آپ ذرا صبر کیجئے میں جا کر جگاتا ہوں.....

(دروازہ کھول کر کمرہ میں جاتا ہے..... شیلا سر پکڑے بیٹھی رہتی ہے..... تھوڑی دیر میں منیجر واپس آتا ہے..... ہاتھ میں ایک خط ہے)

منیجر - افسوس! میں آپ سے کیوں کر کہوں؟ وہ بھی مردہ ہیں..... اُن

کے سرہانے یہ خط رکھا تھا :۔

"شیلا ! قسمت کے ہاتھوں میں کٹھ پتلیوں کی طرح کب تک ناچتا رہوں ؟ اس زندگی سے تنگ آکر تم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہوتا ہوں "

وشنو

شیلا۔ پرماتما... پرماتما... پر... ما... تما.. پ ر

(بے ہوش ہو جاتی ہے)

منیجر۔ بے ہوش ہوگئیں ! جاؤ، جلدی جاکر ڈاکٹر کو ٹیلیفون کرو۔

(ملازم جاتا ہے ..... منیجر شیلا کو کوچ پر لٹاتا ہے ......)

(پردہ)

۰۰۰